شاہِ حبشہ

حضرت أصحمة النجاشي رضی اللہ عنہ

مزارِ پُرانوار حضرت أصحمة النجاشي رضی اللہ عنہ

افتخار احمد حافظ قادری

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه (س)

شماره: ۲۳۶۲۲/د/۹۷
تاریخ: ۹۷/۱۲/۱۴

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلامٌ علیکم

با احترام، ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارزشمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می‌شود.

۱. زیارت مقدسه (سفرنامه)، ۲. التفکر و الاعتبار، ۳. بتول بزبان رسول، ۴. شأن علی بزبان نبی

۵. عظائم الصلوات و التسلیمات، ۶. شأن خلفای راشدین ...، ۷. سیدنا حمزه بن عبدالمطلب

۸. شاه حبشه ...، ۹. صلاه و سلام ...، ۱۰. الفیه الصلوات علی ...

سلامتی و موفقیت بیشتر شما را از خداوند تعالی خواهانم.

مدیر کتابخانه آستان مقدس

محمد عباسی یزدی

قم مقدسہ (ایران) میں آستانہ عالیہ سیدہ معصومہ قم کی لائبریری کا میں مصنف کتاب زیارات مقدسہ کی کتابیں زینت بنی ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ
سعدی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

وجہِ تخلیقِ کائنات سرکارِ مدینہ ﷺ
کا ارشادِ مبارک ہے

سادۃُ السودان أربعة
لقمان و مهجع وبلال والنجاشی

(حبشیوں کے سردار چار ہیں ، حضرتِ لقمان ، حضرتِ مہجع ،
حضرتِ بلالِ حبشی اور حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہم)

وہ سُن کر دینِ حق کی خوبیاں ایمان لے آئے
فدائے مصطفیٰ ﷺ تھے پاک فطرت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق : افتخار احمد حافظ قادری

پیشکش : عبدالرؤف قادری شاذلی، اسلام آباد
امتیاز محمود خان، سیالکوٹ

تاریخ اشاعت : جمادی الاول 1438ھ/فروری 2017ء

تعداد اشاعت : 500

کمپوزنگ/ڈیزائنگ : شیخ حفیظ الرحمٰن

ہدیہ : -/275 روپے

رابطہ : 0344-5009536

رہے گا تذکرہ دائم جہاں میں اُن کی عظمت کا
درخشاں اخترِ پلکِ ولایت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

انتساب

بنام

شاہِ حبشہ

حضرت أصحمة النجاشي

رضی اللہ عنہ

سرکارِ مدینہ ﷺ نے اسلامی تاریخ کی اس عظیم وخوش نصیب شخصیت، عادل بادشاہ کو ان الفاظِ مبارکہ سے یاد فرمایا

مَلِکٌ عَادِلٌ لَا یُظْلَمُ عِنْدَہُ أَحَدٌ

(یہ ایسے عدل کرنے والے بادشاہ ہیں کہ جن کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا)

گدائے در اہل بیت نبوی ﷺ

افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

شاہ حبشہ حضرت أصحمة النجاشی ؓ

تمام شاہوں میں سب سے پہلے، قبول اسلام تیرا ثابت
تو بے بدل فخر دین وایماں، اے شاہ حبشہ اے شاہ حبشہ

قصبۂ نجاش، شمال ایتھوپیا

حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی رہنمائی کے لئے نصب سائن بورڈ

بیرونی منظر مزار مبارک حضرت اَصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ

قصبۂ نجاش، شمال ایتھوپیا

سرکارِ مدینہ ﷺ کے جانثار و عاشق صادق حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

قصبۂ نجاش، شمال ایتھوپیا

قصبہ نجاش میں مسجد شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

قصبۂ نجاش، شمال ایتھوپیا

قبرستانِ نجاش جس میں صحابہ کرام، حفاظ اور شیوخ آرام فرما ہیں

مزارِ مبارک حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، ملک اُردن

مُقدمۃ

حضرت أصحمه بن أبجر النجاشی ؓ کو حافظ ابنِ حجر، امام ذہبی اور ابنِ کثیر ؒ صحابہ رسول ﷺ میں شمار کرتے ہیں اور بعض اُنہیں تابعی قرار دیتے ہیں۔ حضرت نجاشی ؓ سرزمینِ حبشہ کے بادشاہ تھے مگر ہمیشہ دین اسلام کی تبلیغ و ترویج میں سرفہرست نظر آتے ہیں۔ حبشہ کی عظیم مسیحی سلطنت کے تاج و تخت کا مالک ہوتے ہوئے شاہ حبشہ نے اپنے بھرے دربار میں علی الاعلان اس بات کی تصدیق کی تھی کہ حضرت محمد ﷺ ہی نبی منتظر اور سیدنا عیسیٰ ؑ کی بشارت کا مصداق ہیں۔

سیّدُالاولین والاخرین ﷺ کو شاہِ نجاشی ؓ کی سرزمینِ حبشہ بہت محترم اور عزیز تھی۔ ابنِ سعد کے مطابق آپ ﷺ سرزمینِ حبشہ کی طرف ہجرت کو پسند فرماتے تھے اور اسی خواہش کے تناظر میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی اُمت کو حکم ارشاد فرمایا تھا کہ وہ حبشیوں سے تعرض نہ کریں۔

مسلمانوں نے آپ ﷺ کے اس حکم مبارک پر حرف بحرف عمل کیا اور آج تقریباً 15 صدیاں بیتنے کو ہیں کہ کبھی بھی کسی مسلمان فاتح نے حبشہ پر حملہ نہیں کیا۔ افریقہ میں آج جہاں کہیں بھی اسلام کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں تو وہ مسلمان تاجروں اور مبلغین کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

براعظم افریقہ کے مظلوم اور ستائے ہوئے انسانوں سے سرکارِ مدینہ ﷺ کو حد درجہ محبت و الفت تھی اسی طرح حبشی لوگ بھی آپ ﷺ پر اپنی جان نثار کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

ایک نومسلم حبشی سرزمینِ حبشہ سے مدینہ منورہ یہ آرزو لے کر آیا تھا کہ

جنابِ سرکارِ دو عالم ﷺ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور وہ جنت البقیع میں صحابہ کرام کے ساتھ دفن ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اُس حبشی کی خواہش پوری کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **''یہ حبشی اپنی زمین اور فضا کو چھوڑ کر اس زمین میں آ کر دفن ہوا جہاں کی مٹی سے اُس کی تخلیق کی گئی تھی''۔**

سرکارِ دو عالم ﷺ کے نمائندہ و سفیرِ خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری ؓ جب مکتوبِ نبوی ﷺ لے کر شاہِ حبشہ کے دربار میں پہنچے تو حضرت نجاشی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے مکتوبِ مبارک کو چوما، آنکھوں پر لگایا، جواب بھی لکھوایا جس میں اطاعت کرتے ہوئے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر سرکارِ مدینہ ﷺ کے نعلینِ مبارک کو سر آنکھوں پر لگانے کی تمنا کے ساتھ اس بات کو بھی تحریر کروایا کہ حضور! میں آپ ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں اور آپ ﷺ کے چچازاد سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کر لی ہے۔

شاہِ حبشہ نے اپنا سارا خانوادہ سرکارِ مدینہ ﷺ اور اہل بیت نبوی ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا، اپنے بیٹے اور ایک چچازاد خدمت نبوی ﷺ میں بھیجے۔ مدینہ طیبہ طاہرہ جب دارِ ہجرت قرار پا گیا اور مہاجرینِ حبشہ نے واپسی کی تیاریاں شروع کیں تو سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر شاہِ حبشہ نے سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ کا نکاح سرکارِ مدینہ ﷺ سے کرتے ہوئے حق مہر بھی خود ادا کیا۔ سیدۃ اُم حبیبہ ؓ کو تیار کرنے والی نجاشی کی خادمہ ''ابرھہ'' بھی یہی درخواست کرتی رہی کہ آپ ﷺ سے میری بخشش اور حسنِ خاتمہ کی دُعا کروائیں۔

مہاجرینِ حبشہ جب سرزمینِ حبشہ کو الوداع کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے تو شاہِ حبشہ نے ذاتی طور پر اُن کے لئے دو کشتیاں تیار کروائیں۔

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو اُمیر مقرر کر کے اُنہیں مدینہ منورہ روانہ کرنے کے ساتھ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کئی تحائف روانہ کئے۔ اُن تحائف میں سے ایک عصا مبارک "العنزہ" آج بھی شہر استنبول (ترکی) کے مشہور زمانہ عجائب گھر "طوپ کاپی پیلس" کی زینت بنا ہوا ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔

تاریخ اسلامی میں حضرت شاہِ حبشہؓ ہی وہ عظیم واحد شخصیت
ہیں کہ جن کا سرکارِ مدینہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ہمراہ
نمازِ جنازہ پڑھا اور بلند آوازِ مبارک سے دُعا کرتے ہوئے فرمایا

"اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرمادے"

حصول خیر و برکت کے لئے انہی مذکورہ بالا قدسی نفوس شخصیات کا تذکرہ کتاب ہذا میں کیا جائے گا۔ یہ بندہ ناچیز ایک طویل عرصہ سے اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح ملک ایتھوپیا کا ویزہ مل جائے اور سرزمینِ حبشہ کے گاؤں "نجاش" میں شاہ نجاشیؓ کے مزار پرانوار پر حاضری اور تصاویر کے حصول کے بعد اُن پر ایک مختصر کتاب مرتب کی جائے لیکن تادمِ تحریر ایسا ممکن نہ ہو سکا کیونکہ پاکستان میں ایتھوپیا کا سفارت خانہ موجود نہیں ہے، بالآخر جو بھی معلومات اور تصاویر میسر آئیں اُن کو کتاب کی زینت بنایا جا رہا ہے۔

قارئین کرام! کتاب ہذا کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے کہ مقدمہ ہذا کے بعد کتاب کی ابتداء ہو جائے گی، اس کے اختتام پر ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کا ایک تحقیقی مضمون ہے جس کے بعد کتاب ہذا پر منظوم و منثور تاثرات وقطعات تاریخ ہیں اور آخر میں بندہ کی شائع ہونے والی کتب کی فہرست ہے۔

اس بابرکت کتاب کی تیاری میں جن احباب کا فراہمی کتب اور حصول

معلومات میں کسی طور بھی تعاون شامل رہا اُن تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کا مضمون ارسال کرنے پر، جن مقتدر شخصیات نے کتاب ہذا پر اپنے منظوم و منثور تاثرات اور قطعاتِ تاریخ ارسال فرمائے، جامعہ سنان بن سلمہؓ (خضدار، بلوچستان) کے بانی سید شجاع الحق ہاشمی صاحب جنہوں نے عربی کتب فراہم کیں اور میرے محترم جناب چوہدری انور علی قادری اور اُن کے صاحبزادے عطا محی الدین جنہوں نے انتہائی خوشی ذوق وشوق اور محبت سے انگلش متون کا اُردو ترجمہ کرنے میں میری معاونت فرمائی، یہ تمام احباب میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو جزا خیر عطا فرمائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مختصری کوشش کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں شرف قبولیت کے بعد آپ ﷺ کے محبوب و جانثار دوست حضرت أصحمه بن أبجر النجاشیؓ اور جتنی عظیم شخصیات کا تذکرہ کتاب ہذا میں ہوا ہے اُن کی بارگاہوں میں بھی یہ ہدیہ عقیدت قبول و منظور ہو جائے۔

یقین کامل ہے کہ حضور پرنور ﷺ اپنے اس عظیم دوست کے بارے میں یہ سطور تحریر کرنے پر خوش ہونگے اور آپ ﷺ کی یہ خوشی اس بندۂ ناچیز کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے گی۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

بر موقع جشن غوث الثقلینؓ
11 ربیع الثانی 1438ھ
10 جنوری 2017ء

آپ کا دُعاؤں کا طالب
افتخار احمد حافظ قادری

سرزمینِ حبشہ

سرزمینِ حبشہ جسے آج ایتھوپیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یونانی زبان کے لفظ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ”جلے ہوئے (سیاہ) چہروں کی سرزمین“ یہ افریقہ کا دسواں بڑا ملک ہے جو مشرقی افریقہ میں خط استواء اور گرم مرطوب علاقے کے درمیان واقع اور خشکی میں گرا ہوا ہے۔ سرزمینِ حبشہ (Abyssinia) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ طلوع اسلام کے وقت حبشہ اُن ممالک میں سے ایک تھا جو بلادِ عرب کے قریب واقع ہیں۔

سرزمین حبشہ کی حدود مختلف زمانوں میں مختلف رہی، اکسوم دورِ عہد میں حبشہ وسیع تر حدود کا مالک تھا۔ عرب تاجر جو بحری راستہ سے حبشہ آتے جاتے تھے وہ ”شعیبہ“ (موجودہ جدۃ کے قریب) سے بحیرہ اُحمر کے راستے ”مصوع“ کی بندرگاہ پر آ کر اُترا کرتے تھے۔ جو مہاجرینِ حبشہ ”شعیبہ“ سے روانہ ہوئے تھے، وہ مصوع ہی جا کر اترے ہوں گے اور پھر وہاں سے حبشہ پہنچے ہوں گے۔

بحیرہ اُحمر میں کشتی رانی کی سہولت نے عرب اور حبشہ کو بہت قریب کر دیا تھا اور قریش مکہ کے حبشہ کے ساتھ تجارتی تعلقات کی بھی بڑی اہمیت تھی۔ شاہانِ حبشہ نے قریش مکہ کو تجارت کے لئے خصوصی مراعات دے رکھی تھیں، جن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کے نام بھی شامل ہیں۔ حجاز و یمن سے حبشہ کے لئے جانوروں کی کھالیں جاتی تھیں اور حبشہ سے اہل عرب غلام خرید کر لاتے تھے اور اُس کی روشن مثال خود شاہِ نجاشی ہیں جن کو قبیلہ بنو ضمرہ کا ایک عرب تاجر خرید لایا تھا۔

حجاز مقدس کا سرزمین حبشہ سے رابطہ کئی صدیوں پر محیط ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ بزرگوار حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے قیصر روم سے شاہِ حبشہ کے نام تجارت کے لئے ایک خصوصی خط حاصل کیا تھا۔ اس طرح سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سرزمینِ یمن اور شام کی طرح تجارت کے لئے حبشہ جانا بھی ثابت ہے۔

اسلام کی اولین جائے ہجرت بننے کا شرف سرزمینِ حبشہ کو ہی حاصل ہوا۔

نجاشی

عربی زبان میں نجاشی، شاہِ حبشہ کا لقب ہے اس کی اصل حبشی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ’بادشاہ، شہزادہ“ وغیرہ کے ہیں۔ عربی میں یہ کبھی اسم علم کے طور پر آتا ہے اور کبھی لقب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

تاریخ کے مطابق سال 575ء تا 630ء کے درمیان حبشہ میں دو ہی قابلِ قدر بادشاہ ہو گزرے ہیں۔ ایک بادشاہ ”ابجر“ جس نے حبشہ کے لوگوں پر اس وقت حکمرانی کی جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب قرآنِ پاک سرچشمہ ہدایت موجود نہ تھی۔ جبکہ دوسرا بادشاہ ”اصحمہ بن ابجر“ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارکہ میں حبشہ پر حکمرانی کی اور نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ اسلام کو سرزمین حبشہ میں متعارف کروانے والا پہلا شخص یہی بادشاہ تھا۔

أصحمة بن أبجر النجاشی رضی اللہ عنہ

نام ”أصحمہ بن ابجر“ شہنشاہِ حبشہ اور دنیا اُن کو نجاشی کے لقب سے جانتی ہے۔ آپ تاریخِ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت کی حامل شخصیت ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار صحابہ کرام کی صف میں ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی، حافظ ذہبی اور حافظ ابن کثیر نے شاہِ حبشہ کا ذکر اپنی کتب میں صحابہ کرام کے تذکرے کے ساتھ کیا ہے اور بعض نے اُنہیں تابعی قرار دیا ہے۔

اَصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ ایک نیک سیرت، خوش اخلاق اور خداترس شخصیت تھیں وہ ایک ایسے انصاف پسند حکمران تھے جن کے عدل و انصاف کی خود رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی اور اُس کی سرزمین بارے یہ اعلان بھی فرمایا کہ نجاشی کی سرزمینِ حبشہ ''دوستی اور سچائی کی سرزمین'' ہے جہاں کسی کے ساتھ ظلم نہیں ہوسکتا۔

شاہِ حبشہ اَصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ تاریخ اسلامی کی وہ واحد خوش نصیب اور عظیم شخصیت ہیں کہ ہزاروں میل دور جن کی نمازِ جنازہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام کے ہمراہ ادا فرمائی اور اُنہیں انسان صالح قرار دیتے ہوئے اُن کے لئے دُعائے مغفرت فرماتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا۔

''اللھم اغفر النجاشی'' اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرما دینا۔

سیرتِ رسول ﷺ میں شاہ حبشہ کا تذکرہ

سیرت رسول ﷺ کے ابواب میں شاہِ حبشہ کو انتہائی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اُن کا اسمِ مبارک اور تذکرہ درج ذیل واقعات میں نظر آتا ہے۔

☆ سرزمین حبشہ کی جانب مسلمانوں کی دو مرتبہ ہجرت۔

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اُن کو دعوتِ اسلام کے لئے مکتوب مبارک ارسال ہوا۔

☆ شاہِ حبشہ کا عیسائیت ترک کر کے اسلام کا قبول کرنا۔

☆ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا سرکارِ مدینہ ﷺ سے نکاح ہونا۔

☆ شاہِ حبشہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے تاریخی و یادگار الفاظ و القابِ مبارکہ۔

☆ شاہِ حبشہ کی نمازِ جنازہ۔

نجاشی کے ابتدائی حالات

نجاشی کے ابتدائی عہد کے متعلق بہت کم معلومات میسر ہیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل روایت میں یہ پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اُن کے والد کو قتل کر کے اُن کے چچا کو تخت و تاج سونپا گیا اور پھر کس طرح قدرت نے دوبارہ اُن کو اپنے ملک پر حکومت عطا فرمائی۔

اَصحمہ بچپن سے نیک اور شفیق انسان تھے اور غریبوں سے خصوصی لگاؤ تھا جس کی وجہ سے شاہی محل کے اُمراء اُن کے خلاف ہو گئے جن کو غرباء بالکل پسند نہ تھے اُن اُمراء کو یہ خوف لاحق تھا کہ اَصحمہ اگر بادشاہ بن گیا تو ملک و قوم کی دیرینہ روایات ختم ہو جائیں گی۔

ملک و قوم کی خیر خواہی کا تقاضہ یہی ہے کہ اُس کے والد کو قتل کر کے اُس کی جگہ اُس کے چچا کو بادشاہ بنا دیا جائے تا کہ اَصحمہ اپنے باپ کی جگہ بادشاہ نہ بن سکے اور بالآخر اَصحمہ کے والد کو قتل کروا دیا گیا اور تختِ شاہی پر اَصحمہ کے چچا متمکن ہو گئے۔

اَصحمہ کے چچا کے 12 بیٹے تھے، درباری اُمراء کو اُمید تھی کہ اُس کے بیٹے امورِ مملکت میں بادشاہ کی مدد کریں گے۔ اَصحمہ اپنے چچا کے سایہ عاطفت میں آگے اور آہستہ آہستہ اُن کی ذہانت اور معاملہ فہمی کے پوشیدہ جوہر کھلتے اور نکھرتے رہے حتیٰ کہ اُن کے چچا بھی اُن کی خداداد صلاحیت کے معترف ہو گئے اور وہ بیٹوں سے زیادہ اَصحمہ کو چاہنے لگے۔

شاہی محل کے اُمراء و وزراء کو یہ بات ہضم نہ ہوسکی، باہمی صلاح مشورے کے بعد یک رائے ہو کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوئے۔

''ملک وقوم کے اہم ترین معاملات میں آپ اَصحمہ کی رائے پر ہی انحصار کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حد درجہ تشویناک ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ شاہی امور و معاملات پر اُن کی گرفت اگر اس طرح مضبوط ہوتی چلی گئی تو اَصحمہ ایک دن بادشاہ بن جائے گا۔ یہ بات اُس کو اور آپ کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ اُس کے باپ کو ہم نے قتل کروایا ہے اور اگر وہ بادشاہ بن گیا تو اپنے باپ کے قتل کے انتقام میں وہ ہم سب کو تہہ تیغ کر دے گا اس لئے ہماری درخواست ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔''

بادشاہ غصے میں آ کر بولا ، ابھی کل کی بات ہے کہ تم نے اُس کے باپ کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں آج پھر وہی کام کرنا چاہتے ہو بخدا یہ سنگین ظلم ہے اور قطعاً گوارہ نہیں کیا جائے گا۔ اس جواب پر ان لوگوں کے تیور بگڑنے لگے، ایک شورش برپا ہوگئی بادشاہ نے اُسے دبانے کی کوشش کی لیکن ہنگامہ تیز سے تیز ہوتا رہا آخر لوگ اس بات پر رضا مند ہوئے کہ اَصحمہ کو قتل کرنے کی بجائے ملک بدر کر دیا جائے تا کہ اُس کے بادشاہ بننے کا کوئی امکان نہ رہے۔

نجاشی خانوادے کا یہ ذہین وفطین چشم و چراغ اپنے حقیقی چچا کی زیادتی اور اُس کے خوشامدی حبشی درباریوں کی ملی بھگت سے غلاموں کی منڈی میں ایک عرب تاجر کے ہاتھوں فروخت ہو کر سرزمینِ حجاز پہنچا اور وادی بدر کے قریب بلادِ بنوضمرہ میں اپنے ضمری آقا کا ریوڑ چرانا شروع کر دیا اور اس علاقہ میں وہ ایک عاقل اور دانا و بینا چرواہا مشہور و معروف ہوگیا۔

یہ وہ دور ہے کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے صداقت

اور امانت میں شہرت حاصل کر لی تھی اور قریش مکہ آپ ﷺ کی ان صفات مشہورہ کے معترف ہونے کے ساتھ آپ ﷺ کی صفت وثناء بھی بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے قبائل کو آپس میں اس طرح شیر وشکر کر دیا تھا اور ایسے ایسے منصفانہ اور حکیمانہ فیصلے فرماتے تھے کہ اہلِ مکہ حیران رہ جاتے تھے ان میں حجرِ اسود کے نصب فرمانے کا واقعہ بھی زبانِ عام وخاص تھا۔

مکہ مکرمہ حبشی فقراء اور غلاموں کا مرکز تھا خاص تہواروں کے علاوہ حبشی غلام اپنے آقاؤں سے اجازت لے کر آپس میں ملنے کے لئے مکہ مکرمہ میں اکٹھے ہوا کرتے تھے تو کیا یہ قرینِ قیاس نہیں کہ حبشی غلام ''**شہزادہ اصحمہ**'' بھی اپنے آقا کی اجازت سے حبشیوں سے ملنے کے لئے آتا ہوگا اور اگر ایسا ممکن ہے تو کیا پھر یہ ممکن نہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے جو پورے عرب میں صادق و اَمین کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے اُن سے نہ ملتا ہوگا ، یقیناً آپ ﷺ سے وہ ضرور ملتا ہوگا اور اُن کے چہرہ اقدس کی زیارت کے ساتھ ساتھ اُن کی صحبت مبارکہ سے بھی فیض یاب ہوتا ہوگا۔

یہ بات درست ہے کہ اس وقت تک سرکارِ دو عالم ﷺ کو نبوت کے اعلان کا حکم ربانی نہیں ملا ہوگا لیکن نبی تو آپ اس وقت بھی تھے آپ ﷺ تو اولین وآخرین کے نبی اور رسول ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کا تاج بھی تو آپ ﷺ کے سراقدس پر ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ تو اس وقت بھی نبی تھے کہ جب کچھ بھی نہ تھا بلکہ آپ ﷺ ہی تو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ، شاہِ حبشہ کے بارے میں اپنی منفرد تصنیف ''**شاہِ حبشہ خدمتِ نبوی ﷺ میں**'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں جب حبشی غلام شہزادہ اَصحمہ بن ابجر ، سرکارِ دو عالم ﷺ سے ملتے ہوں گے تو کیا دوران ملاقات حبشہ کے

احوال اور غلام شہزادے کے ماضی اور مستقبل کی بات نہ ہوتی ہوگی اور کیا خبر غیب دان نبی ﷺ نے شہزادے کو غلامی سے نجات پا کر تخت و تاج کا مالک ہونے کی خوشخبری بھی دے دی ہو۔

یہ بات بھی خارج از امکان نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حبشی غلام کے درمیان نبوت سے قبل قائم ہونے والے ابدی رشتے کے بعد یثرب (مدینہ منورہ) آتے جاتے حضرت نجاشی اور اُن کے دوست عمرو بن اُمیہ ضمری سے بلادِ بنوضمرہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی ملاقات اور بات چیت کا سلسلہ رہا ہو اور اس بات کو ایک اور وجہ سے بھی تقویت ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عمرو بن اُمیہ ضمری (اسلام قبول کرنے سے قبل) پر اسقدر اعتماد فرمانا کہ اُنہیں متعدد بار اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر نجاشی کے پاس بھیجنا انہی ابتدائی ملاقاتوں کی غمازی کرتا ہے۔

دورانِ غلامی، حبشی شہزادہ چونکہ بنوضمرہ کے ایک تاجر کی ملکیت میں تھا اس لئے عمرو بن اُمیہ سے اُس کی دوستی خارج از امکان نہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کو عمرو بن اُمیہ اور حبشی شہزادہ پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔

شہزادہ اَصحمہ بلاد بنوضمرہ میں اپنے غلامی کے دن گزار رہا تھا اور حبشہ میں اُس کا چچا فوت ہو چکا تھا اُس کی آخری رسومات کے بعد جانشینی کا مسئلہ اُٹھا۔ اس کے بیٹے اس قابل نہ تھے جو امورِ سلطنت سنبھال سکتے۔ سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ اَصحمہ بن ابجر کو تلاش کر کے لایا جائے اور پھر شاہی اعزاز کے ساتھ غلام شہزادہ کو واپس سرزمینِ حبشہ لایا گیا تاج پوشی کی رسم ادا ہوئی جس کے بعد حبشی غلام شہزادہ ''نجاشی'' کہلانے لگا جو حبشہ کے بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا۔

اَصحمہ نے بادشاہ بن کر اپنی خداداد صلاحیت کے ایسے جوہر دکھائے کہ سارا

ملک اُن کا گرویدہ ہوگیا اب ملک کی سرحدیں بھی محفوظ ہوگئیں، ظلم و ستم کا خاتمہ ہوا اور امن و امان کی زندگی اہلِ حبشہ کا مقدر بن گئی۔

اِدھر حبشہ میں اَصحمہ بن ابجر "**نجاشی**" کے لقب سے سریر آرائے تختِ سلطنت ہوئے تو اُدھر مکہ مکرمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کاملہ کا ظہور ہوا اور سرکارِ دو عالم ﷺ کو نبوت کے اعلان کا حکم ملا اور توحید و رسالت کا اجالا پھیلانا شروع ہوا تو ہدایت پرستی کے متوالے پروانوں کی طرح سرکار ﷺ پر نثار ہو کر آپ ﷺ کے ارد گرد جمع ہونے شروع ہوگے۔ جب قریش مکہ کو اپنی قیادت و سیادت کا خطرہ محسوس ہونے لگا تو وہ سرکار دو عالم ﷺ کے مخالف ہوگئے اور تبلیغ دینِ متین کی راہ میں کوہِ گراں بن کر راستے میں نہ صرف کھڑے ہوگئے بلکہ مسلمانوں پر سختیوں اور زیادتیوں کی ایسی داستانیں رقم کرنا شروع کر دیں کہ پہاڑوں کا کلیجہ بھی شق ہو جائے۔

ابنِ اسحاق فرماتے ہیں کہ جب رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو کفار کے ہاتھوں مبتلائے عذاب دیکھا اور اس وقت تک آیتِ قتال بھی نازل نہیں ہوئی تھی اور کفار کے ساتھ جنگ کی اجازت بھی نہ تھی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔

تفرقوا فی الارض

کہ "**زمین میں پھیل جاؤ**"۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کس طرف؟ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا "**ھٰھُنَا**" کہ اس طرف اور پھر حبشہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ہجرت کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا

> **لو خرجتم الی أرض الحبشة فان بها ملكا لا يظلم عنده احد وهی ارضُ صدِق حتی يجعل الله لكم فرجا مما انتم فيه .** (السيره النبويه لابن هشام)

> اگر تم سرزمینِ حبشہ کی طرف چلے جاؤ تو اُس میں ایک ایسا بادشاہ ہے کہ جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ صدق و سچائی کی سرزمین ہے تا آنکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تنگیوں میں تمہارے لئے کوئی کشادگی پیدا فرما دے۔

وَهِيَ اَرْضُ صِدْقٍ

سرزمینِ حبشہ سچائی، بھلائی اور دوستی کی سرزمین ہے۔

یہاں ارض سے مراد تو سرزمین حبشہ مراد ہے مگر اس سرزمین کو سچائی، بھلائی یا دوستی اور خیر خواہی کی زمین جو کہا جا رہا ہے تو اس کی ایک اہمیت ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا قول مبارک کسی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

نجاشی کے وجود کے طفیل سرزمین حبشہ سچائی اور بھلائی کی سرزمین بھی تھی اور دوستی کی سرزمین بھی اور پھر بادشاہِ کا موقف، ردِعمل اور تمام عملی اقدامات اس بات کی تائید کرتے ہیں اور واضح ہوتا ہے کہ باہمی انسیت و اعتماد کسی گہری واقفیت اور جامع تعارف پر مبنی تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی مستند معلومات کب اور کیسے حاصل ہوئیں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ بلادِ بنوضمرہ میں نجاشی کے موجود ہونے اور مکہ مکرمہ میں ملاقاتوں کے دوران حاصل ہونے والے یقین کی بنیاد پر تھا۔

حبشہ کی طرف ہجرت اولیٰ

سرکارِ دو عالم ﷺ جب بنو عبدالمطلب کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ اس بارے میں حضرت امام بیہقی کے الفاظ یہ ہے۔

امرهم رسول الله حين دخل الشعب مع بني
عبدالمطلب بالخروج الى أرض الحبشة

ابنِ سعد اور ابن ہشام دونوں مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ حبشہ کی ہجرت اولیٰ میں 11 مرد اور 4 خواتین شامل تھیں اور ان میں سب سے پہلے روانہ ہونے والے حضرت عثمان غنی ؓ اور اُن کی شریکِ حیات سرکارِ دو عالم ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدۃ رقیہ ؓ تھیں۔

ابنِ اسحاق نے ان بلند قسمت صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے اور اُن میں حضرت عثمانِ غنی ؓ اور حضرت رُقیہ ؓ کا ذکرِ جمیل بھی ہے۔ حضرت عثمانِ غنی ؓ اور حضرت رقیہ ؓ جب عقدِ نکاح میں منسلک ہوئے تو اس وقت عورتوں نے یہ شعر پڑھا تھا۔

> أحسنُ شخصين رأى انسان
> رُقيةؓ وَبَعْلِهَا عثمانؓ
> (سب سے حسین جوڑی جو کسی انسان نے دیکھی ہے وہ سیدۃ رُقیہ ؓ اور اُن کے زوجِ محترم سیدنا عثمان غنی ؓ کی ہے)

حضرت عثمان غنی ؓ حبشہ کی ہجرت اولیٰ کے قائد اور امام تھے اس موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لوط ؑ" کے بعد اپنی اہلیہ کے ہمراہ ہجرت فی سبیل اللہ کے لئے سب سے پہلے گھر چھوڑنے والے عثمان بن عفان ؓ ہیں۔

حبشہ کے لئے مہاجرین کی پہلی جماعت کا حجازِ مقدس کی بندرگاہ شیعبہ (جدۃ) سے کشتی میں سوار ہونا تو کتب تاریخ اور سیرت میں موجود ہے مگر حبشہ پہنچنے کے بعد کے حالات اور واقعات بارے معلومات میسر نہیں ہیں۔ یقیناً صحابہ کرام کی اس مختصر جماعت سیدۃ رُقیہ ؓ اور سیدنا عثمان غنی ؓ کو دیکھ کر شاہِ حبشہ خوش ہوئے

ہونگے اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک سے حبشہ کے پادریوں اور درباری اُمراء اپنے بادشاہ کے عقیدہ پر شک کرنے لگے ہوں گے کیونکہ حضرت نجاشی اپنے خاص الخاص حلقے میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں بھی کوشاں نظر آتے تھے۔

حضور ﷺ کی دارالھجرت کے لئے پسندیدہ سرزمین

حضرت اُصحمہ بن ابجر النجاشی رضی اللہ عنہ کو ایک لحاظ سے صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خود بھی شاہِ حبشہ کو اپنا یار اور دوست فرمایا ہے اور اُن کے ملک میں پناہ لینے کے لئے نہ صرف اپنے صحابہ کرام کو ہجرت کر جانے کا حکم فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ خود بھی حبشہ کو اپنا دار الھجرت بنانا پسند فرماتے تھے۔ اس ضمن میں ابن سعد کا قول ہے کہ

وکانت الحبشة احب الارض الیه ان یهاجر قبلها
سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنا رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ بات تھی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنا کیوں اتنا پسند تھا؟ جبکہ آپ ﷺ کو رویائے صادقہ میں ہجرت کے طور پر جن مقامات کے متعلق اشارے ملے تھے ان میں طائف کے علاوہ یثرب کا تذکرہ تو ہے مگر حبشہ کا ذکر نہیں ہے تو پھر یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ ہجرت کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین جگہ "سرزمینِ حبشہ" تھی، یقیناً حبشہ کا بطور جائے ہجرت کہیں نہ کہیں ضرور ذکر آیا ہوگا۔

اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا کہ جب حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ بنو ضمرہ سے آزادی پا کر حبشہ کی طرف روانہ ہونے والے ہوں گے تو یقیناً وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی

خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہونگے اور ملاقات کے راز و نیاز میں رازداری کے عہد و پیمان کے ساتھ یہ بھی طے ہوا ہوگا کہ آپ کفار کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حبشہ ہی کو اپنا دار الھجرت ہونے کا شرف عطا فرمائیں گے۔

دوسرا امکان کہ حضرت ورقہ بن نوفل جیسے ماہر تورات و انجیل نے یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ نزولِ وحی اور عطائے نبوت کے بعد مکہ والے آپ کو ہجرت پر مجبور کریں گے تب حضرت نجاشی نے یہ **پیشکش کی ہوگی کہ اگر ہجرت جیسے ناگزیر عمل کا مرحلہ آئے تو حبشہ کو یہ شرف بخشا جائے۔**

مذکورہ بالا دونوں امکان کے علاوہ اور کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے اسی لیے تو **رسول اللہ ﷺ کو حبشہ کی طرف هجرت کرنا پسند تھا.**

پہلی ہجرت حبشہ کے دوران مسلمانوں کے ساتھ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک کی خبر نے کفار مکہ کو جہاں ایک طرف پریشان کر دیا تھا وہاں دوسری طرف ہجرت حبشہ سے قریش کی حبشی تجارت خطرے میں پڑھ گئی تھی۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ نجاشی کے پاس سفارت بھیجی جائے اور اس کام کے لئے قریش کے دانا و بینا شخصیت حضرت عمرو بن العاص اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ کا انتخاب کر کے نجاشی اور ان کے درباریوں اور راہبوں کے لئے قیمتی تحائف دے کر بھیجا تھا۔

صنادید قریش نے اپنے سفارت کاروں کو یہ نصیحتیں بھی کی تھی کہ پہلے حبشہ کے پادریوں اور درباریوں کو تحائف پیش کر کے اپنے ساتھ شامل کیا جائے اور پھر یہ کوشش کی جائے کہ بادشاہ مسلمانوں کی بات سنے بغیر انہیں قریش کے حوالے کر دے کیونکہ سرداران قریش یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نجاشی انصاف کرنے والا بادشاہ ہے اور نبی کریم ﷺ سے بھی بہت زیادہ متاثر ہے۔

اس امر کی اطلاع جب محافظ رسول ﷺ سیدنا ابو طالب ؓ کو ملی کہ سرداران قریش نے شاہِ حبشہ کے پاس اپنا سفارتی وفد ارسال کیا ہے تا کہ مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوایا جائے تو اس مردِ مجاہد نے حبشہ کا قصد فرمایا، آپ ؓ کی صاحبزادی سیدۃ اُمِ ھانی ؓ نے اس اچانک تیاری کا سبب پوچھا تو سیدنا ابو طالب ؓ نے اشعار میں اس کا جواب یوں عطا فرمایا۔

☆ میری بیٹی مجھے آمادۂ سفر دیکھ کر پوچھ رہی ہے کہ کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے؟ میں اکثر سفر پر جاتا ہوں اور بیٹی سے جدا ہوتا رہتا ہوں۔

☆ میں نے اپنی نورِ چشم سے کہا، مجھے جانے دو، میں جعفر کی حمایت و نصرت کے لئے نجاشی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

☆ میں وہاں پہنچ کر عمرو بن عاص کی مکاریوں کا جواب بھی دے سکوں اور اُس کے غرور اور نخوت کا سر بھی کچل سکوں۔

☆ میں عمرو بن عاص کو بتادوں کہ میرا تعلق جناب ہاشم جیسے باعظمت انسان سے ہے اور میں حتی الامکان ہر وقت اس نسبت کا خیال رکھتا ہوں۔

شاہِ حبشہ نے قریش کے ان سفارت کاروں کی بہت عزت کی حضرت عمرو بن العاص کو تختِ شاہی پر اپنی دائیں طرف اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو اپنی بائیں طرف بٹھایا، اجازت ملنے پر عمرو بن عاص گویا ہوئے کہ

''بادشاہِ سلامت! آپ کے ہاں ہمارے کچھ نادان لوگ آئے ہوئے ہیں وہ ہمارے مذہب سے پھر گئے ہیں مگر اُنہوں نے آپ کا مسیحی مذہب بھی اختیار نہیں کیا بلکہ کوئی نیا مذہب ہی اختیار کر چکے ہیں آپ انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم انہیں

اُن کو اپنی قوم کے سپرد کر دیں گے۔''

اس بیان پر تمام پادری اور درباری یک زبان ہو کر بولے، عالی جاہ! یہ ٹھیک کہتے ہیں آپ ان لوگوں کو اُن کے سپرد کر دیں کیونکہ اُن کے حقیقی معاملات کو اُن کی قوم کے لوگ ہی بہتر جانتے ہیں۔

شاہِ حبشہ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بخدا! میں اُنہیں اس طرح واپس نہیں کروں گا میں خود اُن کے معاملہ کی چھان بین کروں گا، ان لوگوں نے میرے ملک میں پناہ لی ہوئی ہے اور دوسروں کی بجائے اُنہوں نے میری سرپرستی کو ترجیح دی ہے تمام معاملات کا جائزہ لینے کے بعد انصاف پسند بادشاہ نے فیصلہ مہاجرین کے حق میں کر دیا اور صنادید قریش کی بھیجی ہوئی سفارت ناکام ہوئی۔

مسلمان مہاجرین سرزمین حبشہ میں آرام وسکون سے رہ رہے تھے ایک عادل ومنصف بادشاہ کا قرب نصیب تھا مہاجرین کے پاس اچانک ایک غلط خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں کفار تیزی سے مسلمان ہونا شروع ہو گئے ہیں اور دن بدن حالات بہتر ہو رہے ہیں اس خبر کے باعث پہلی ہجرت حبشہ کے مہاجرین واپس مکہ مکرمہ آ گئے۔ مگر کفار مکہ کی اذیت رسائیوں میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو گیا، وہ حبشہ ہجرت کرنے والوں کے خاندانوں پر ٹوٹ پڑے اور یہی حالات وواقعات دوسری ہجرتِ حبشہ کا سبب بنے۔

حبشہ کی طرف ہجرتِ ثانیہ

دوسری ہجرت حبشہ کے لئے جب مشاورت ہوئی تو حضرت عثمان غنی ؓ کا بھی دوسری بار ہجرت کے لئے جانا طے ہوا۔ اس موقع پر سیدنا عثمان غنی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بہت معنی خیز سوال کیا تھا۔ ابن سعد کی عبارت اس طرح سے ہے۔

فقال عثمان بن عفان ، یا رسول الله ﷺ فهجرتنا الاولی وهذه الآخرة الی النجاشی ولست معنا؟ فقال رسول الله ﷺ ، أنتم مهاجرون الی الله والیّ ، لکم هاتان الهجرتان جمعیاً ، فقال عثمان ، فحسبنا یا رسول الله ﷺ

حضرت عثمان غنیؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! نجاشی کے ہاں ہماری پہلی ہجرت میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف نہ لائے تھے اب ہم دوسری بار نجاشی کے ہاں ہجرت کر کے جا رہے ہیں مگر ہم پھر بھی آپ ﷺ کی محبت و رفاقت سے محروم جا رہے ہیں۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم سب لوگ دراصل اللہ تعالیٰ اور میرے لئے ہجرت کر رہے ہو اس لئے یہ دونوں ہجرتیں تم نے ہی کرنا ہیں اس پر حضرت عثمان غنیؓ نے عرض کیا تھا، یارسول اللہ ﷺ پھر ہمارے لئے یہی کافی ہے!

سیدنا عثمانِ غنیؓ کے الفاظ مبارکہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کی طرح صحابہ کرام کو بھی علم تھا کہ وہ ہجرت کر کے ملکِ حبشہ نہیں جا رہے بلکہ بادشاہِ حبشہ حضرتِ نجاشیؓ کی طرف جا رہے ہیں جن کی اسلام دوستی اور رسول اللہ ﷺ سے عقیدت و محبت سب پر واضح تھی اور یہ بھی، سرزمین حجاز میں قیام کے دوران ہی باہمی شناسائی، ملاقات اور مفاہمت کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک کہ حبشہ کی تمہاری دونوں ہجرتیں دراصل اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ہی ہیں تو اس فرمان میں آپ ﷺ نے یہ پیشین گوئی بھی

فرمادی تھی کہ اب مسلمان جب حبشہ سے مدینہ شریف آئیں گے تو یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت ہوگی۔ اسی طرح حبشہ کی دونوں ہجرتیں دراصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کریم ﷺ کی طرف ہجرتیں ثابت ہوتی ہیں۔

پہلی ہجرت حبشہ کے قائد و امام تو حضرت عثمان غنیؓ تھے، تاہم دوسری ہجرت حبشہ کی قیادت خطیب بنی ہاشم حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالبؓ کو سونپی گئی اور وہ حبشہ سے آخری مہاجر کی واپسی تک حبشہ میں ہی رُکے رہے۔

دوسری ہجرت حبشہ 83 مرد اور 11 خواتین (ایک دوسری روایت کے مطابق کل تعداد 83) پر مشتمل صحابہ سرزمین حبشہ روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر انہیں پہلی بار محسوس ہوا کہ زندگی کی لذت اور چین و سکون کیا چیز ہے اور امن و راحت کے لمحے میسر ہوں تو عبادتِ خداوندی میں کیا کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ ان مہاجرین کی آمد سے حضرت نجاشیؓ کو بہت خوشی ہوئی تھی اور اُن سے معزز مہمانوں جیسا سلوک کیا گیا۔

پہلی ہجرت حبشہ کے دوران مسلمانوں کے ساتھ حضرت نجاشیؓ کے حسن سلوک نے کفار مکہ کو پریشان کر دیا تھا مگر دوسری ہجرت حبشہ نے تو مکہ کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا تھا قریش مکہ کو اپنی تجارت خطرے میں نظر آنے لگی تھی عین ممکن ہے کہ صنادید قریش میں سے بعض اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ بوضمرہ کا غلام حبشی شہزادہ رسول اللہ ﷺ سے متعارف ہی نہیں بلکہ اُن کا معتمدِ خاص بھی ہے۔

حبشہ کا وفد بارگاہ نبوی ﷺ میں

حضرت أصحمة نجاشیؓ نے حبشی مسلمانوں اور بعض نصرانیوں پر مشتمل ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں مکہ مکرمہ روانہ کیا جو نبی اکرم ﷺ سے ملاقات اور مسلمانوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے آیا۔ آپ ﷺ مسجد حرام

میں تشریف فرما تھے دوران ملاقات وفد کے ارکان میں سے کچھ نے سوالات بھی کیے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُن کے جوابات عطا فرمانے کے ساتھ اُن نصرانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام پاک کی چند آیات بھی سنائیں جن کے سننے سے اُن لوگوں پر رقت طاری ہوگئی اور انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔

کفار مکہ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے یہ نومسلم جب وہاں سے اٹھے اور روانہ ہونے لگے تو ابو جہل بھی اُن کے پیچھے ہولیا اور اُن سے آ کر کہنے لگا کہ میں نے تم سے زیادہ بیوقوف لوگ نہیں دیکھے۔ حبشہ والوں نے تمہیں معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا اور اُلٹا تم ایک ہی نشست میں اُن پر ایمان لے آئے اور اُن کے دین کو قبول کر لیا۔ جس پر اُس حبشی وفد نے انتہائی مختصر، واضح اور مفید جواب دیا کہ تم اپنے دین کو جانو اور ہم اپنے دین کو جانیں، ہماری کوئی غرض وابستہ نہیں ہے اور ہر شخص اپنی مصلحت کو بہتر سمجھتا ہے۔

سرداران قریش کی مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ شاہِ حبشہ کے پاس سفارت بھیجی جائے اور اس مرتبہ بھی سفارت کی ذمہ داری حضرت عمرو بن العاص کے سپرد کی گئی لیکن اس مرتبہ ان کا معاون عبداللہ بن ابی ربیعہ کی بجائے عمارہ بن ولید مخزومی تھا۔

قریش سفارت کار سرزمینِ حبشہ میں پہنچنے کے بعد حضرت نجاشی ؓ کے شاہی دربار میں حاضر ہوئے۔ نجاشی نے ان سفارت کاروں کو خوش آمدید کہا حضرت عمرو بن العاص کی شاہِ حبشہ سے دیرینہ شناسائی بھی تھی انہوں نے سرداران مکہ اور بالخصوص ابوسفیان کا سلام پہنچاتے ہوئے تحائف پیش خدمت کئے۔ اس کے بعد مختصر

خطاب میں مطالبہ کیا کہ مہاجرین کو اُن کے حوالے کیا جائے۔

شاہی اُمرا اور درباریوں کی طرف سے بھی اس مطالبہ کی تائید اور حمایت میں جلد بازی دیکھ کر زیرک بادشاہ فوراً سمجھ گئے کہ اس جلد بازی کے پیچھے کوئی اور عنصر کارفرما ہے۔ بادشاہِ حبشہ نے جواب دیا، خدا کی قسم! میں ان کو تمہارے سپرد نہیں کرسکتا جب تک میں خود اصل حقیقتِ حال سے مطلع نہیں ہوجاتا۔ حضرت عمرو بن العاص نے شاہِ حبشہ کے بدلتے تیور دیکھ کر کہا، بادشاہِ سلامت! یہ لوگ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا نہیں مانتے اور جب یہ شاہی دربار میں آئیں گے تو باقی لوگوں کی طرح آپ کی عظمت وجلال کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوں گے۔

حضرت نجاشی ؓ نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ اور بقیہ صحابہ کرام کو بُلا بھیجا، مہاجرین جب سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ کی قیادت میں شاہی دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے کی بجائے صرف سلام کیا۔ شاہِ حبشہ نے مختلف سوال کیے جس کے جواب میں قائدِ مہاجرین سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ کھڑے ہوئے۔

جنابِ حضرت جعفر ؓ اُٹھے تقریر کرنے کو
علی الاعلان دینِ اللہ کی تفسیر کرنے کو

حصول برکت کے لئے حضرت سیدنا جعفر الطیار ؓ کے خطاب مبارکہ کو ذیل میں درج کرتے ہیں جو ابنِ جوزی کی مشہور زمانہ کتاب "تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش" سے لیا گیا ہے۔ سیدنا جعفر ابن ابی طالب ؓ دربار شاہِ حبشہ میں یوں گویا ہوئے۔

خطاب

أيها الملك، كنا قوماً أهل جاهلية نعبد الأصنام، ونأكل الميتة ونأتي الفواحش ونقطع الارحام، ونسي الجوار، فيأكل القوى منا الضعيف، وكنا على ذلک حتى بعث الله عزوجل الينا رسولاً منا نعرف نسبه وصدقه و أمانته و شرف عفافه فدعانا الى الله عزوجل، لنوحده و نعبده، ونخلع ما كنا نعبد نحن وآباؤنا من دونه من الحجارة والأوثان، وأمرنا بصدق الحديث، وأداء الامانة، وصلة الرحم، وحسن الجوار والكف عن المحارم والدماء، ونهانا عن الفواحش، وقول الزور، وأكل مال اليتيم، وقذف المحصنة، وأمرنا أن نعبدالله لا نشرک به شيئاً، وأمرنا بالصلاة والزكاه والصيام، قالت، فعدد عليه أمور الاسلام فصدقنا وأمنا به واتبعناه على ماجاء به فعبدنا الله وحده فلم نشرک به شيئاً، وحرمنا ماحرم علينا، وأحللنا ماأحل لنا، فعدا علينا قومنا فعذبونا وفتنونا عن ديننا، ليردونا الى عبادة الاوثان من عبادة اله عزوجل، وأن نستحل ماكنا نستحل من الخبائث، فلما قهرونا وظلمونا وشقوا علينا وحالوا بيننا وبين ديننا، خرجنا الى بلدک فاخترناک على من سواک، ورغبنا في جوارک، ورجونا أن لا نُظلم عندک أيها الملک

بادشاہِ سلامت! ہم جاہل قوم تھے، بتوں کی پرستش کرتے تھے، مردار گوشت کھاتے تھے، برائی کے کام کرتے تھے، قطع رحمی کرتے تھے،

پڑوسیوں سے برا سلوک کرتے تھے، ہمارا طاقتور کمزور کو کھا جاتا تھا، ہم اس حال میں تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم میں سے ہی ایک رسول بھیجا ہم جس کے حسب ونسب سے واقف تھے اُن کی صداقت، امانت اور شرف عظیم سے آگاہ تھے اُس رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا کہ اُسے وحدہ لاشریک لہ مانیں اور صرف اُس کی عبادت کریں اُن پتھروں اور بتوں کو پوجنا چھوڑ دیں جنہیں ہمارے آباؤاجداد پوجتے تھے۔

اس رسول ﷺ نے ہمیں سچی بات کہنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی اختیار کرنے اور ہمیں پڑوسیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا۔ حرام کھانے اور خون بہانے سے منع کیا، جھوٹ بولنے، بُرے کام کرنے، یتیموں کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔ اُس نے ہمیں نماز، روزہ اور زکوۃ کا حکم دیا۔ ہم نے اُس کی تصدیق کی اس پر ایمان لائے اور اُس کی پیروی کی اس پر ہماری قوم کے لوگوں نے ہم پر دست درازی کی ہمیں اذیت اور تکلیفیں پہنچائی اور ہمیں دوبارہ بتوں کی پرستش اور گندی چیزیں کھانے پر ورغلایا اور جب ان لوگوں نے ہمیں اپنے ظلم سے مغلوب کرلیا اور ہمارے دین میں رکاوٹ ڈالی تو پھر ہم آپ کے پڑوس میں آ گے دوسروں کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دی کیونکہ ہمیں اُمید تھی کہ آپ کے ہاں ہم پر کوئی ظلم نہ کر سکے گا۔ اے بادشاہ سلامت!

قابل غور یہ بات ہے کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر عربی زبان میں تھی اور شاہ حبشہ نے بھی اُسے براہ راست عربی میں سنا اور پھر بغیر کسی مترجم مدد کے اُسے سمجھ بھی لیا اور آپ کی تقریر سے متاثر بھی ہوا۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا

هل معك مما جاء به عن الله عزوجل من شيء؟

فقال جعفر: نعم، فقال له النجاشي: فاقرأه علي

کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ملی ہو۔ سیدنا جعفر نے ہاں میں جواب دیا جس پر نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تو پھر اُس کی تلاوت کرو۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات تلاوت فرمائیں۔

فبكى والله النجاشي حتى اخضلت لحيته، وبكت اساقفته حتى اخضلت مصاحفهم حين سمعوا ما تُلِيَ عليهم

آیات بینات کی تلاوت سننے سے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ اُن کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ تمام درباریوں پر بھی وجد طاری ہو گیا سب کے آنسو رواں تھے حتی کہ پادری حضرات بھی روتے رہے۔ اور آنسوؤں سے اپنے صحیفے بھگو لئے۔

بادشاہ اور درباریوں کے جب آنسو تھمے تو حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا

ماتقولون في عيسى بن مريم؟

آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے زوردار آواز میں کہا کہ

نقول فيه الذي جاء به نبينا ﷺ هو عبدُالله وكلمته ألقاها الى مريم العذراء البتول.

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں وہ اس کنواری پاک دامن مریم کو عطا کیا گیا جسے کسی بشر نے کبھی چھوا تک نہیں۔"

فضرب النجاشي يده على الارض فاخذ منها عوداً ثم قال ماعدا عيسى بن مريم ماقلت هذا العود

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور زمین سے ایک تنکا اٹھاتے ہوئے کہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کچھ تھے جو کچھ یہ بتا رہے ہیں ان کے بیان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت میں اس تنکے کے برابر بھی فرق نہیں ہے۔

مہاجرین سے مخاطب ہوتے ہوئے شاہ حبشہ نے کہا۔

اے مسلمانو! میں تمہیں امان دیتا ہوں تمہاری رہائش، لباس، کھانا سب میرے ذمے ہے۔ جو آپ سے تعرض کرے گا اس کو سزا اور جرمانہ ہوگا۔ (یہ جملہ 3 بار کہا)

مسلمانوں سے بولا "تم حبش کو اپنا گھر سمجھو
مجھے اپنا معین و ہم خیال و ہم نظر سمجھو
یہ دُنیا اک مسافر خانہ ہے ہم سب مسافر ہیں
خدا منزل ہے سب کی، حیف ہے اُن پر جو کافر ہیں"

بادشاہ کا یہ اعلان سننے کے بعد درباری اُمراء مایوس ہوئے، قریش کے تحائف واپس کر دیے گئے اور قریش سفارت ناکام و نامراد ہوئی۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کی دوسری بار بھی سفارت کاری ناکام ہوئی اُس کے بعد ہم نے سرزمین حبشہ میں شاہ حبشہ کے زیرسایہ ایک طویل مدت بسر کی اور ہمیں پرامن اور خوشگوار ماحول نصیب ہوا۔

اچانک ایک دن خبر آئی کہ کسی حبشی سردار نے نجاشی سے اقتدار چھیننے کے لئے بغاوت کر دی ہے اور لشکر لے کر مقابلہ کے لئے صف آراء ہو چکا ہے۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ

کی اس مشکل آزمائش پر صحابہ کرام کے دُکھ درد اور ہمدردی کا کیا عالم ہوگا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمہ فرماتی ہیں کہ ہمارے لئے یہ سانحہ سخت کربناک تھا اور ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ خدانخواستہ اگر نجاشی مغلوب ہوگیا تو پھر ایسی حکومت آجائے گی جو ہمارے حقوق کی اس طرح حفاظت نہ کر سکے گی جس طرح حضرت نجاشی ؓ کرتے ہیں۔ سیدۃ اُمِ سلمہ ؓ کی کیفیات جو آپ ؓ کی زبان مبارک پر آئیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں جن کو امام ابن جوزی نے اپنی تصنیفِ مشہورہ "تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش" میں ذکر کیا ہے۔

فو الله ماعلمنا حزناً قط كان أشد من حزن حزناه
عندذلک تخوفاً ان یظهر ذلک النجاشی ، فیاتی
رجل لایعرف من حقنا ، کان النجاشی یعرف منه

سیدۃ اُمِ سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں کرنا شروع کر دیں کہ وہ نجاشی کی مدد فرمائے، صحابہ نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم میں سے کون شخص باہر جا کر واقعات وحالات کا مشاہدہ کرے اور ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرے۔ حضرت زبیر بن عوام ؓ اس وقت سب سے کم عمر تھے آپ ؓ نے فرمایا کہ میں یہ فریضہ ادا کروں گا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے حضرت زبیر ؓ کے لئے ایک مشک میں ہوا بھر کر دی حضرت زبیر ؓ نے اُسے اپنے سینے کے نیچے رکھ لیا اور دریائے نیل کو عبور کر کے دوسرے کنارے پہنچ گئے جہاں طرفین صف آراء ہوئے تھے انہوں نے یہ معرکہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حملہ آور کو شکست دی وہ قتل ہوگا اور نجاشی غالب آ گیا۔

حضرت زبیر ؓ ہمارے پاس واپس آگے انہوں نے اپنی چادر سے ہمیں

اشارہ کیا اور بشارت دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نجاشی کو فتح عطا فرمادی ہے اور اُس کے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔

الا أبشروا فقد ظفر النجاشی ، اهلک الله عدوه
ومکن له فی بلاده

اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمہ ؓ فرماتی ہیں بخدا ہمیں اتنی خوشی کبھی نصیب نہ ہوئی تھی جتنی نجاشی کی فتح سے حاصل ہوئی۔

ہجرت حبشہ اور شاعری

صنادید قریش نے بھاری بھرکم تحائف کے ہمراہ شاہِ حبشہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی تا کہ وہ مسلمانوں کو قریشی سفارت کے حوالے کر دیں تو اس موقع پر سیدنا ابوطالب ؓ نے بھی موقع کی مناسبت سے ایک قصیدہ رقم کر کے شاہِ نجاشی ؓ کو ارسال کیا جو بعد میں قصیدہ "بائیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قصیدہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ شاہِ حبشہ کے ساتھ تو رسول اللہ ﷺ کے تعلقات اور روابط تھے ہی مگر اس کے علاوہ بنو ہاشم کے بزرگوں کی بھی اس بادشاہ سے واقفیت اور خصوصی تعارف تھا۔ قصیدہ "بائیہ" کے چند اشعار مع اُردو ترجمہ ذیل میں ہیں۔

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ فِيْ النَّاىِٔ جَعْفَرُ
وَعَمْرُوْ وَأَعْدَاءُ النَّبِيِّ الاَ قَارِبُ

ہاں! مجھے نہیں معلوم کہ پردیس میں حضرت جعفر ؓ کیسے ہیں اور عمرو بن عاص کی سفارت کاری کیا رنگ لا رہی ہے؟ دشمن کے دشمن تو قریبی رشتہ دار ہی ہوتے ہیں۔

فَهَلْ نَالَ اَفْعَالَ النَّجَاشِيِّ جَعْفَراً

وَاَصْحَابَهُ اَوْعَاقَ ذٰلِكَ شَاغِبُ

تو کیا جعفر اور اس کے ساتھیوں کو نجاشی کا حُسنِ سلوک میسر آ گیا ہے یا کوئی شخص ہنگامہ پرور رکاوٹ بن گیا ہے؟

تَعَلَّمْ اَبَيْتَ اللَّعْنَ اَنَّكَ مَاجِدٌ

كَرِيْمٌ فَلَا يَشْقَى لَدَيْكَ الْمُجَانِبُ

اے خوش بخت بادشاہ! آپ تو جانتے ہیں کہ آپ عزت اور شرافت کے مالک ہیں اس لئے آپ کے جوار میں آنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوتا!

وَاَنَّكَ فَيْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِيْرَةٍ

يَنَالُ الْاِعَادِيْ نَفْعَهَا وَالْاَقَارِبُ

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے اندازہ فراخی عطا فرمائی ہے اور بھلائی کے تو تمام وسائل آپ کے پاس ہیں!

تَعَلَّمْ بِاَنَّ اللّٰهَ زَادَكَ بَسْطَةً

وَاَفْعَالَ خَيْرٍ كُلُّهَا بِكَ لَازِبُ

آپ تو بے پناہ سخاوت کا مجسمہ ہیں، اس سخاوت سے اپنے پرائے بھی فائدہ پاتے ہیں!!

سرکار دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کا دفاع سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ ہجرت حبشہ کو ناکام بنانے کے لئے قریش نے انتہا درجے کوششیں کیں لیکن سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور

بنو ہاشم کے تعلقات کے پیش نظر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے زبانی پیغامات کے علاوہ اپنے اشعار سے بھی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کی تسلی وتائید فرماتے نظر آتے ہیں اس نازک موقع پر سرکار ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرا قصیدہ بھی شاہِ حبشہ کو ارسال کیا جو بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔ یہ قصیدہ ''میمیہ'' کے نام سے مشہور ومعروف ہوا۔

لیعلم خیرُ الناسِ اَنَّ محمداً

وزیرٌ لموسی والمسیح ابن مریم

اچھے لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ تو حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کی تصدیق نبوت کے ذمہ دار ہیں!!

أتانا بھدی مثل ما اتیا بہ

فکل بأمر اللہ یھدی و یَعْصِمِ

آپ ہمارے پاس وہی سامان ہدایت لے کر آئے ہیں جو وہ دونوں لے کر آئے تھے!!

وانکم تتلونہ فی کتابکم

بصدقِ حدیث لا حدیث المرجَّم

آپ (مسیحی حضرات!) ان کا ذکر اپنی کتاب مقدس میں پڑھتے ہیں! یہ سچی بات ہے نہ کہ اٹکل پچو والی بات!

وانک ما تاتیک منھا عصابة

بفضلک الا أرجعوا بالتکرم

اور اے نجاشی! قریش کے پاس سے جو بھی گروہ آئیں وہ تیری طرف سے عزت واحترام سے واپس بھیج دئے جائیں (سفرائے قریش کو اعزاز کے ساتھ واپس بھیجتے رہے!)

شعراء مهاجرين حبشه كا كلام

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عبداللہ بن حارث سہمی رضی اللہ عنہ قریش کے مظالم اور حبشہ میں قیام کی روداد کو ان اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

يَـا رَاكِبـاً بَـلِّـغَـنَّ عَـنِّـى مُـغَـلْـغَـلَـةً

مَـن كَـانَ يَـرجُـو بَلاَغَ الـلّٰـهِ وَالـدِّيـنِ

اے سوار! میرا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دے جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا پیغام حق اور دین حق ضرور پہنچ کر رہے گا!

كُـلُّ امْـرِءٍ مِـنَ عِـبَادِ الـلّٰـهِ مُـضـطَهَـدٍ

بِبَـطْـنِ مَـكَّةَ مَـقْـهُـورٍ وَ مَـفْـتُـونِ

وادیٔ مکہ میں تو اللہ کا ہر بندہ انتقام کا نشانہ تھا، مغلوب تھا اور فتنہ میں مبتلا تھا۔

اِنَّـا وَجَـدنَـا بِلاَدَ الـلّٰـهِ وَاسِـعَةً

تُـنجِـى مِـنَ الـذُّلِّ وَالـمخـزاةِ والهون

ہم نے اللہ کی سرزمین کو واقعی وسیع پایا ہے، جو ذلت، رسوائی اور بے قدری سے نجات دلا سکتی ہے!

فَلاَ تُـقِـيـمُـوا عَـلَـى ذُلِّ الـحيَـاةِ وَخِز

یِ الـمَـمَـاتِ و غَيـبِ غيـرِ مَـأْ مُـون

اس لئے اے مسلمانو! تم زندگی کی ذلت اور رسوائی کی موت والی جگہ قیام نہ کرو جہاں تمہارا مستقبل بھی غیر محفوظ ہے!

اِنَّـا تَـبِـعْـنَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ وَاطَّـرَحُـوا

قَـوْلَ الـنَّـبِـى وَعَـالَـوا فِـى الـمَـوَازِيـن

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کی ہے مگر کفار مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ٹھکرا دی ہے اور حد سے بڑھ گئے ہیں!

فَاجْـعَـلْ عَـذَابَكَ فِى الْقَومِ الَّذِين بَغَوْا

وَعَـائِـذًا بِـكَ، اَنْ يَـعْـلُـوْا فَـيَـطْـغَـوْنِـى

اس لئے اے خدا! تو سرکش لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دے اور میں جو تیری پناہ میں ہوں مجھے ان کی سرکشی اور جارحیت سے بچانا!

☆☆☆☆☆

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عبداللہ بن حارث کی خواہش تھی کہ قریش کے منکرین رسالت کو بجلی کی طرح کوند کر سیدھا کر دیں اُن کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

تِـلْـكَ قُـرَيْـشٌ تَـجْـحَـدُ الـلّٰـهَ حَقَّـه

كَـمَـا جَـحَـدَتْ عَـادٌ وَ مَـدْيَنُ والْحِجر

لو یہ ہیں قریش جو اللہ تعالیٰ کے حق توحید و عبادت کے منکر ہیں، یہ بھی ویسے ہی منکرینِ حق ہیں جیسے قوم عاد، مدین اور حجر کے لوگ تھے!

فَـاِنْ اَنَـا لَـم أَبْـرِق فَلاَ يَسَعْـنَّـنِـى

مِـنَ الْاَرضِ بَـرٌّ ذُو فَـضَـاءٍ وَلاَ بَـحْـر

تو اب اگر بجلی کی طرح کوند کر میں ان پر ٹوٹ نہ پڑوں تو پھر روئے زمین کی خشکی، فضا اور سمندر بھی مجھے ہرگز سمو نہ سکیں گے!

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عثمان بن مظعون ؓ نے حبشہ کی طرف 2 بار ہجرت کی ان کا چچا زاد قریشی سردار اُمیہ بن خلف اُن کو بہت تنگ کرتا تھا اور شدید اذیت پہنچاتا تھا۔

حضرت عثمان بن مظعون درج ذیل اشعار میں اُمیہ بن خلف پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَتَیمَ بْنَ عَمرٍو لِلَّذِیْ جَاءَ بُغْضُہٗ
وَمِنْ دُونِہِ الشَّرْمَانُ وَالْبَرْکُ اَکْتَعُ

اے بنو تیم بن عمرو! بلاشبہ یہ تمہارا بغض ہے جو تمہیں یہاں لے آیا حالانکہ دو سمندر اور برک جیسے مقامات سب کے سب تمہارے سامنے حائل تھے۔

أَاَخْرَجْتَنِی مِن بَطْنِ مَکَّۃَ آمِناً
وَاَسْکَنْتَنِی فِی صَرْحٍ بَیْضَاءَ تَقْرَعُ

تم نے مجھے پر امن وادی مکہ سے جلاوطن کر دیا ہے اور مجھے ایک ایسی جگہ ٹھہرا دیا ہے جہاں عالی شان سفید محل میری حفاظت کرتا ہے۔

تَرِیشُ نِبَالاً لَایُوَاتِیکَ رِیشُھَا
وَتَبْرِیْ نِبَالاً رِیشُھَا لَکَ اَجْمَعُ

تم ایسے تیروں کو نقصان پہنچاتے ہو جو تم کو نہیں لگتے مگر ایسے تیروں کو نفع پہنچاتے ہو جن کے سب کے سب سرے تمہیں ہی لگتے ہیں۔

وَحَارَبْتَ اَقْوَاماً کِرَاماً اَعِزَّۃً
وَاَھْلَکْتَ اَقْوَاماً بِھِم کُنْتَ تَفْزَعُ

تم نے ایسے لوگوں سے لڑائی کی ہے جو محترم اور غالب تھے اور ایسے لوگوں کو ہلاک کیا ہے جو تمہارا سہارا بنا کرتے تھے!

سَتَعْلَمُ اِن نَابَتکَ یَوْماً مُلِمَّۃٌ
وَأَسْلَمَکَ الْاَوْبَاش مَاکُنتَ تَصنَعُ

جس دن تم پر کوئی آفت آئے گی اس دن تمہیں معلوم ہو جائے گا اور اوباش لوگ جب تمہارا ساتھ چھوڑ دیں گے تو تمہیں اپنوں کی قدر معلوم ہوگی!

خط و کتابت

ہجرت حبشہ کے حوالے سے اُس خط و کتابت کی انتہائی اہمیت ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ اور شاہِ حبشہ حضرت اَصحمہ بن اُبجر النجاشی ؓ کے درمیان ہوئی۔ یہ خطوط مبارکہ ان دونوں ہستیوں کے درمیان تعلقات کی اہمیت کو سمجھنے میں بہت مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے مکاتیب مبارکہ کے جواب میں شاہِ حبشہ کے مکاتیب سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوتی ہے کہ یہ مکاتیب کسی بادشاہ کے نہیں بلکہ کسی عاشقِ زار کے قلبی جذبات کی ترجمانی ہے۔

مکتوب نبوی ﷺ

سرکارِ دو عالم ﷺ اور شاہِ حبشہ کے مشترکہ دوست حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری ؓ نے پہلا مکتوب نبوی ﷺ شاہِ حبشہ کو پہنچایا۔ شاہِ حبشہ نے مکتوب نبوی ﷺ کو ہاتھ میں تعظیماً اٹھایا، آنکھوں سے لگایا اور مزید عزت و تکریم کی خاطر تختِ شاہی سے اُتر آیا اور نامہ مبارک پڑھنے کا حکم دیا۔

عکس مکتوب نبوی ﷺ

مکتوب نبوی کا متن

"بسم الله الرحمن الرحيم . من محمد رسول الله ، الى النجاشي ملك الحبشة : انى أحمد اليك الله الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن ، وأشهد أن عيسى بن مريم روح الله وكلمته ألقاها الى مريم البتول الطيبة ، فحملت بعيسى ، وانى أدعوك الى الله وحده لاشريك له وأن تتبعني فتؤمن بالذى جاء نى ، فانى رسول الله ، وقد بعثت اليكم ابن عمى جعفر ، ومعه نفر من المسلمين ، والسلام على من اتبع الهدى"

مکتوب نبوی ﷺ کا قریب ترین اردو ترجمہ

یہ خط ہے اللہ کے رسول کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ کے نام

تم پر سلامتی ہو، میں تمہیں اُس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف سناتا ہوں جو معبودیت میں یکتا ہے، کل جہاں کا مالک ہے، برگزیدہ ہے، سلام ہے، جائے پناہ ہے، نگہبان ہے اور میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم، اللہ کی روح اور اُس کا کلمہ ہیں جس کو اُس نے مریم بتول پاک دامن میں القا کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو اپنی روح اور پھونک سے پیدا کیا جیسا اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ میں تمہیں خدائے وحدہ لاشریک لہ پر ایمان اور اُس کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اور یہ کہ آپ میری پیروی کریں کہ جو اللہ کا پیغام میں لے کر آیا، اس پر ایمان لائیں میں تمہیں اور تمہارے لشکر کو اللہ تعالیٰ کی طرف

بلاتا ہوں پس میں نے آپ کو تبلیغ و نصیحت کر دی ہے پس میری نصیحت کو قبول فرمائیں۔

سلام اُس پر جو ہدایت کا پیروکار رہو۔

شاہِ حبشہ مکتوب نبوی ﷺ کا متن مبارک سنتا جاتا تھا اور متاثر ہوتا جاتا تھا جوں ہی متن مکتوب ختم ہوا فرطِ شوق میں مکتوب مبارک کو بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا پھر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شاہی دربار میں بلا کر اُن کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی اور اس مکتوب نبوی ﷺ کے جواب میں ایک مکتوب لکھا۔

شاہ حبشہ کے خط کا متن

بسم الله الرحمن الرحيم . الى محمد رسول الله ﷺ من النجاشي . سلام عليک يا نبي الله ورحمة الله وبركاته الذي لا اله الا هو الذي هداني الى الاسلام ... أما بعد ، فقد بلغني كتابک يا رسول الله ﷺ فما ذكرت من أمر عيسى فورب السماء والارض ان عيسى بن مريم عليه السلام مايزيد على ما ذكرت ثفروقا انه كما قلت ، وقد عرفنا ما بعثت به الينا ، وقد قدم ابن عمک واصحابه ، واشهد انک رسول الله ، وقد بايعتک وبايعت ابن عمک ، واسلمت على يديه لله رب العالمين ، وقد بعثت اليک ابني ، وان شئت أن آتيک فعلت يا رسول الله ، فاني اشهد ان ماتقول حق ، والسلام عليک ورحمته الله وبركاته.

مکتوب شاہِ حبشہ کا اُردو ترجمہ

بخدمت محمد رسول اللہ ﷺ از طرف نجاشی اُصحمہ

اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔

یا رسول اللہ! آپ کا مکتوب مبارک مجھے ملا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا۔ زمین و آسمان کے مالک کی قسم کہ آپ کی بیان کردہ حقیقت سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رتی بھر بھی زیادہ نہیں ہیں۔ وہ ویسے ہی تھے جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

ہم نے آپ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے احباب سے تعارف حاصل کیا اور آپ ﷺ کے چچازاد بھائی اور اُن کے ساتھیوں کی مہمان داری کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے اور تصدیق یاب رسول ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی ہے اور آپ ﷺ کے چچازاد بھائی کی بیعت کر لی ہے اور اُن کے دستِ مبارک پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اسلام قبول کر لیا ہے اور اے اللہ کے نبی! میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے (اریحا بن اُصحمہ بن ابجر) کو بھیجتا ہوں اور اگر آپ ﷺ چاہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آ جاؤں تو آ جاؤں گا۔

والسلام عليک ورحمة الله و بركاته

کتبِ سیر میں موجود ہے کہ شاہِ حبشہ نے اپنے بڑے بیٹے اریحا اور 60 حبشی افراد پر مشتمل ایک وفد کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں روانہ کیا مگر بحیرہ اُحمر میں کشتیاں ڈوب جانے کے باعث ان تمام نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

(از روئے قرآن کریم حضرت اریحا بن اُصحمة کی یہ ہجرت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے ثابت ہوتی ہے اور منزل پر نہ پہنچ جانے کے باوجود وہ اجر کے مستحق ہیں)۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے سفیر، گہرے دوست و نمائندہ خصوصی حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ مکتوب نبوی ﷺ شاہِ حبشہ کے خدمت میں پہنچا کر واپس جس کشتی میں سوار تھے وہ صحیح سلامت رہی اور وہ خیر و عافیت سے حجاز مقدس پہنچ کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور شاہِ حبشہ کا خط پیش کرنے کے ساتھ جملہ واقعات بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔

مکتوب نبوی ﷺ

مذکورہ بالا مراسلت کے علاوہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ایک اور مختصر مکتوب نبوی ﷺ کا پتہ چلتا ہے جو آپ ﷺ نے شاہِ حبشہ کے قبول اسلام پر اطمینان اور اُن کی خدمات کی حوصلہ افزائی کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

اس نامہ مبارک کی تحریر کا شرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا خط کا مضمون تمام ہو جانے کا بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی مہر اس پر ثبت فرمائی اور اپنے مندوب خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری کو نجاشی کے پاس روانہ کیا۔ حضرت نجاشی نے اُنہیں انتہائی اعزاز و احترام کے ساتھ مہمان بنایا اور اُن کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اُردو ترجمہ متن مکتوب نبوی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم نے ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا جس کا ہم کو تم پر اعتماد تھا اس لئے ہم نے تم سے جس چیز کی اُمید کی وہ پوری ہوئی اور جس بات کا خوف تھا اس سے مامون و محفوظ رہے اور توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے جانثار و ہر دل عزیز دوست اور قاصد حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری کو حبشہ سے آئے ہوئے کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دوبارہ حبشہ جانے کا حکم دیا اس مرتبہ آپ کو بھیجنے کا یہ مقصد تھا کہ مہاجرین حبشہ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کی قیادت میں مدینہ منورہ واپس لایا جائے اور دوسرا اُمِ حبیبہ بنت ابوسفیان سے سرکارِ دو عالم ﷺ کا عقد کیا جائے۔

ہجرتِ حبشہ اور سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے ابتدائی ابواب بڑے الم انگیز ہیں لیکن آخری ابواب فرحت اور بشارت کا دلاویز ہیں۔ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان کی بیٹی تھیں جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ کا نام "رملہ" تھا۔ آبائی دین بت پرستی ترک کر کے اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ساتھ شیدائے اسلام ہو گئیں۔ قریش کو جب اُن کے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے ان پر تعذیب و تکالیف کے تازیانے برسانے شروع کر دیئے۔ بنو اُمیہ کے لوگوں نے ابوسفیان کے اشارے پر اس قدر تنگ گیا اور ستایا کہ دونوں میاں بیوی ہجرت حبشہ میں شامل ہو کر اپنا دین و ایمان بچانے پر مجبور ہو گئے۔ سرزمین حبشہ پہنچ کر قدرے اطمینان محسوس ہوا لیکن پردہ تقدیر میں ابھی سخت آزمائشیں اُن کے نصیب میں تھیں۔

سیدہ اُمِ حبیبہ ؓ کے شوہر عبید اللہ جحش نے جب حبشی پادریوں کی شان و شوکت کو دیکھا تو مرتد ہو کر عیسائیت کے دامن میں پناہ لے لی اور شراب خوری کے عادی ہو گئے۔ بیوی سے کہا کہ یا تو عیسائیت قبول کر لو یا پھر طلاق کے لئے تیار ہو جاؤ اور اب سیدۃ رملہ کے سامنے تین ہی راستے تھے۔

1- شوہر کی بات مان لیں اور عیسائی ہو جائیں لیکن اس میں دنیا و آخرت دونوں کا زیاں تھا۔

2- باپ (ابوسفیان) کے پاس مکہ واپس چلی جائیں لیکن وہاں کفر و شرک کی آغوش کھلی تھی اور پھر باپ کو بھی ان کی پرواہ نہ تھی۔

3- حبشہ میں ہی رہ کر اپنی بچی کے ساتھ مہاجرت کی زندگی گزاریں۔

رملہ کے شوہر سے ایک بچی تھی جس کا نام حبیبہ تھا اس لئے رملہ اُم المومنین ہونے کے بعد اُمِ حبیبہ کہلانے لگیں۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا کو اپنا مقصد زندگی بنا کر حبشہ میں رہنے کا فیصلہ کر لیا مگر اُن کی زندگی کے یہ کرب انگیز لمحے زیادہ طویل نہیں ہوئے اور شوہر نشے کی حالت میں اس دنیا سے چل بسا۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ پردیس میں بیوہ ہو گئیں باپ کو مکہ میں خبر دی گئی مگر باپ نے پردیس میں بیوہ ہو جانے والی بیٹی کی پرواہ تک نہ کی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب اس پورے معاملے اور اُن کی اسلام پر ثابت قدمی کی خبر ملی تو آپ ﷺ سیدۃ اُمِ حبیبہ کے اس موقف سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔ مظلوموں اور پریشان حالوں کے غم خوار آقا ﷺ نے سیدۃ اُمِ حبیبہ کی عدت پوری ہونے کے بعد اپنے معتمد خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری کے ہاتھ حضرت نجاشی ؓ

کو پیغام بھیجا کہ سیدۃ اُمِ حبیبہ سے میرا نکاح کر دیں۔

حضرت نجاشی ؓ نے اپنی باندی "ابرھہ" کو حضرت اُمِ حبیبہ ؓ کے پاس بھیجا کہ انہیں بتائیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا فرمان آ پہنچا ہے کہ میں تم سے آپ ﷺ کا نکاح کر دوں اور مجھے آپ ﷺ نے اپنی شادی کا وکیل بنایا ہے آپ بھی کسی کو اپنا وکیل مقرر کریں۔

اس پیغام سے سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ کی قسمت کا ستارہ آسمانوں کی بلندیوں پر اُڑنے لگا کہ اب اُنہیں اُم المومنین اور زوجہ نبی الاولین والاخرین کا شرف حاصل ہونے والا ہے۔ سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ نے نجاشی کی باندی کو ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے کہا کہ خالد بن سعید بن عاص ہی یہاں میرے سب سے قریبی ہیں میں انہیں اپنا وکیل مقرر کرتی ہو۔

نجاشی نے تمام مہاجرین صحابہ کو دربار میں جمع کیا پھر خطبہ نکاح پڑھا اور کہا

الحمد لله الملک القدوس المؤمن المهيمن العزيز الجبار، أشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله، وأن الذى بشر به عيسى بن مريم، أما بعد، فان رسول الله ﷺ كتب اليَّ أن أزوجه اُم حبيبه بنت ابى سفيان.

حمد و ثناء کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ میں رملہ بنت ابوسفیان کو اُن کے نکاح میں دے دوں تو میں اس کی تعمیل کرتا ہوں اور عوض حق مہر 400 دینار "رملہ" کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے عقدِ نکاح میں دیتا ہوں اور حق مہر کی رقم حاضرین کے سامنے ادا کر دی۔

شاہِ نجاشی ؓ کے خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت خالد بن سعید ؓ کھڑے

ہوئے اور فرمایا:

الحمد لله، أحمده وأستعينه واستغفره وأشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده و رسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون .....

حمد و ثنا کے بعد میں نے اپنی موکلہ رملہ بنت ابوسفیان کو رسول اللہ ﷺ کے عقدِ نکاح میں دیا۔ اللہ مبارک کرے۔

حضرت نجاشی ؓ کو کتنا بڑا اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت کی عظیم طاقتوں میں سے ایک طاقت حبشہ کا بادشاہ سیدُ الانبیاء والمرسلین ﷺ کا نکاح خواں بھی خود بنتا ہے اور دلہن کا حق مہر بھی خود اپنی جیب سے ادا کرتا ہے بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ ایک عالی شان دعوتِ ولیمہ کا بھی شاہِ حبشہ کی طرف سے انتظام کیا جاتا ہے۔ نجاشی کا وطن گویا حضرت اُمِ حبیبہ ؓ کا میکا بن چکا تھا۔

حضرت نجاشی کی باندی خاص "**ابرھه**" جو سیدة اُمِ حبیبہ ؓ کے پاس پیغام خوشخبری لے کر گئی تھیں وہ بھی اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے انہوں نے شادی کے تمام کام خوشی سے انجام دیئے اور جب سیدة اُمِ حبیبہ ؓ مدینہ منورہ جارہی تھیں تو ابرھہ اُن سے بار بار درخواست کر رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے میری مغفرت کے لئے ضرور دُعا کروانا۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب الطیار ؓ

سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ "**جعفر طیار**" کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ؓ سیدنا علی ؓ کے بھائی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ مہاجرین ہجرت حبشہ (دوسری) کے قائد تھے اور شاہ حبشہ کے دربار میں سیدنا جعفر بن ابی

طالب ؓ کی تقریر عربی ادب کا شہ پارہ ہے اور دین اسلام کا خلاصہ تصور کی جاتی ہے۔ جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کمانڈر تھے اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے "طیار" (تیز اڑنے والا، جنت کی طرف) کا لقب عطا فرمایا تھا۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ جنگ موتہ میں انتہائی بہادری سے لڑے، حضرت زید بن حارثہ ؓ کی شہادت کے بعد لشکر اسلام کا جھنڈا آپ ؓ کے دست مبارک میں آیا، کفار نے تلوار کی مار سے جب آپ ؓ کے دائیں بازو کو شہید کر دیا تو آپ ؓ نے جھپٹ کر جھنڈے کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا جب بایاں بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو دونوں کٹے ہوئے بازوؤں سے تھام لیا، لیکن شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اسی معرکہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

یہ افسوسناک خبر جب سرکارِ مدینہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ، جبرئیل ؑ نے مجھے مطلع کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جعفر ؓ دو پَر عطا کر دیئے ہیں
جس سے وہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب ؓ مہاجرین حبشہ کی قیادت فرماتے ہوئے واپس مدینہ منورہ اس وقت پہنچے کہ مسلمان خیبر کی جنگ جیت کر واپس آرہے تھے اس موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا کہ

> **ما أدري بأيهما أنا أسر؟ بفتح خيبر أم بقدوم جعفر**
> یعنی سمجھ میں نہیں آرہا کہ مجھے ان دونوں میں سے کس کی زیادہ خوشی ہے؟
> فتحِ خیبر کی یا جعفر کی واپسی کی۔

صرف اسی ایک جملے سے ہی سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پیار و محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ مختلف مواقع پر درج ذیل شعر کو فخریہ انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

وجعفر ن الذی یمسی و یضحی
مع الملائکة بن أمي

جعفر جو صبح و شام فرشتوں کے ہمراہ ہوتے ہیں
وہ میری والدہ کے بیٹے ہیں (یعنی میرے بھائی ہیں)

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک اُردن کے دارالحکومت سے تقریباً 135 کلومیٹر دور واقع ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔ الحمد للہ! اس بندہ ناچیز کو اس مقام مقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ مبارکہ حضرت اُسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا شمار اولین صحابیات میں ہوتا ہے آپ کا لقب صاحبة الهجرتين (دو ہجرتوں والی) ہے۔ اپنے شوہر سیدنا جعفر الطیار رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت حبشہ کی اور حبشہ میں ہی آپ سے تین صاحبزادے عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے۔ حضرت اُسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کئی احادیث نبویہ ﷺ مروی ہیں۔

سفیر نبوی ﷺ حضرت عمرو بن أمیه الضمری رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن اُمیہ خویلد الضمری رضی اللہ عنہ کو یہ شرف و اعزاز حاصل ہے کہ وہ بلادِ عرب سے باہر کسی بادشاہ کے دربار میں سفیر نبوی بن کر گے بلکہ اُنہیں یہ اعزاز وحید بھی حاصل ہے کہ وہ کم از کم 4 مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کے سفیر و قاصد بن کر شاہِ حبشہ

کے دربار میں گے اور چاروں مرتبہ کامیاب و کامران واپس لوٹے۔

حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ کا تعلق وادی بدر کے اردگرد آباد مشہور قبیلہ "بنو ضمرہ" سے تھا آپ کو قریش کا داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضرت عمرو بن اُمیہ اسلام لانے سے پہلے بھی رسول اللہ ﷺ کے قابل اعتماد دوست تھے۔ شاہِ حبشہ بھی اپنی ابتدائی زندگی میں بنوضمرہ کے ایک تاجر کی ملکیت میں رہے اور اُس کا ریوڑ چرایا کرتے تھے اسی دوران حضرت عمرو بن اُمیہ کے نجاشی سے دوستانہ تعلقات قائم ہوئے اور دونوں شخصیات کو رسول اللہ ﷺ کا اعتماد اور دوستی بھی نصیب ہوئی جو آخری دم تک قائم و دائم رہی اور یہ دوستی خدمت انسانیت اور اسلام کی ترویج و اشاعت کے کام آئی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمرو بن اُمیہ نے کئی غزوات اور سرایا میں بھی شرکت کا شرف کیا آپ رضی اللہ عنہ کا شمار عرب کے بہادروں اور داناؤں میں ہوتا تھا آپ ایک جرات مند اور عظیم جنگجو تھے۔

بلاد بنوضمرہ میں ہی سرکار دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک مقام ابواء شرف میں ہے اور اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور پر بھی حضور نبی کریم ﷺ کا کئی بار آنا ثابت ہے۔ اس لئے قبیلہ بنوضمرہ کے لوگوں سے بھی آپ ﷺ کی ملاقات بعید از قیاس نہیں۔ یہیں پر غلام شہزادہ نجاشی اور عمرو بن اُمیہ کو بھی شرف ملاقات نصیب ہوا ہوگا جس نے آگے چل کر ہجرت حبشہ کے ضمن میں بہت اہم کردار ادا کرنا تھا۔

حضرت عمرو بن اُمیہ کو ابوسفیان جیسے دیدہ جہاں سپہ سالار کے مقابلے میں عسکری مہمات کی قیادت بھی سونپی گئی اور آپ نے اس میں کامیابی حاصل کی اور

ابوسفیان دیکھتا ہی رہا۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی آپ کئی عسکری مہمات میں شریک ہوتے رہے اور ہر میدان میں فتح نے اُن کے قدم چومے، زندگی کے آخری ایام میں آپ نے مدینہ شریف میں اپنا گھر بنالیا تھا اور یہیں آپ ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ کے عہد میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع آپ کا مقدر بنی۔

آپ ؓ اسلامی تاریخ کی ایک قابلِ ذکر شخصیت ہیں عہد نبوی ﷺ اور پھر عہد خلفائے راشدین کے زمانے میں آپ کی سیاسی، سفارتی اور عسکری کارنامے لائق مطالعہ ہیں۔ حضرت اُمیہ بن عمرو الضمری ؓ اخلاص، وفا، ثابت قدمی اور فرض شناسی کا ایسا ستارہ نظر آتے ہیں جو ہمیشہ اپنی چمک دکھاتا رہے گا۔

سفیر قریش حضرت عمرو ابن عاص

حضرت عمرو بن عاص ؓ قریش کے ایک قبیلہ "**بنو سهم**" سے تعلق رکھتے تھے آپ ؓ سیدنا عمر فاروق ؓ سے عمر میں بڑے تھے آپ ؓ خود بیان کیا کرتے تھے کہ جب میں 7 سال کا تھا اُس وقت سیدنا عمر بن خطاب ؓ کی ولادت ہوئی تھی۔

اہل عرب انہیں "**دهاة العرب**" اور "**ارطبون العرب**" سے یاد کرتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے قریش کے سفارت کار بن کر گئے مگر ہر بار ناکام ہوئے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت عمرو بن عاص ؓ کو اسلام قبول کرنے سے پہلے "قریش کا مردِ دانش" (**رجل حکیم**) کہتے تھے مگر قبولِ اسلام کے بعد انہیں "**قریش کے مرد صالح**" کی حیثیت سے یاد کرتے تھے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق میں قریش کی طرف سے شرکت کی۔ قبول اسلام کے بعد حضور پُر نور ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص ؓ کو "**ذات السلاسل**" جیسی اہم مہمات کا امیر مقرر کیا۔

عہدِ صدیقی ؓ میں آپ عمان کے عامل بنے یہاں تک کہ انہیں تسخیر

فلسطین کی ذمہ داری سونپی گئی اور معرکہ اجنادین میں آپ نے مجاہدین کی قیادت کی۔

حضرت عمرو بن العاص ؓ نے شاہِ حبشہ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے بعد حضرت عمرو بن العاص ؓ کی عزت اور مقام و مرتبہ میں بہت اضافہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ آپ کی عزت و تکریم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ کو جس کارنامہ کی بدولت امتیاز حاصل ہوا وہ فتح مصر ہے آپ نے صرف چار ہزار جانبازوں کے ہمراہ مصر کی سرحد عبور کی۔ طویل محاصرے سے قصرِ شمع کو فتح کیا بعد میں اس قلعہ کے پاس آپ ؓ نے "**فسطاط**" شہر بسایا جو بعد میں اسلامی مصر کا دارالحکومت قرار پایا۔ اس فتح کا سب سے اہم معرکہ اسکندریہ کی فتح ہے جس کے بعد شاہِ مقوقس نے مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی اور مصر کی تسخیر مکمل ہوگی۔ سیدنا عمرو بن العاص ؓ فاتح مصر کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص ؓ کا آخری وقت قریب آیا تو وہ رونے لگے اُن کے فرزند حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ نے پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ تب انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کی کہانی سنائی۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ سرکارِ دو عالم ﷺ سے اس قدر محبت کرتے کہ اُن کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے بھی جھجکتے تھے۔

سیدة أم سلمہ ؓ

اُم المومنین سیدة اُم سلمہ بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہیں آپ ؓ نے اپنے قیام حبشہ اور حضرت نجاشی کے حسن سلوک کے حوالے سے چند جملے ارشاد فرمائے تھے جو اُن سے اُم المومنین سیدة عائشہ صدیقہ ؓ اور اُن کے بھانجے حضرت عروہ ؓ نے نقل کیے ہیں اور کتب کے ذریعے اُم سلمہ کے الفاظ مبارکہ ہم تک پہنچے ہیں۔

آپ ؓ فرماتی ہیں۔

فخرجنا ارسالاً حتی اجتمعنا بھا فنزلنا بھا خیر دار الی

خیر جار آمنین علی دیننا ، ولم نخش فیھا ظلماً

ہم گروہ در گروہ نکل پڑے یہاں تک کہ ہم سرزمین حبشہ میں اکٹھے ہو گئے وہاں ہم بہترین جگہ فروکش ہو گئے، ہمارے پڑوسی (نجاشی) بھی بہترین ہمسایہ تھا ہم دینی لحاظ سے بھی محفوظ ہو گئے اور ہمیں کسی ظلم کا بھی کوئی ڈر نہ تھا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمی ؓ بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم نے نجاشی کے سایہ عاطفت میں ایک مدت بسر کی اور ہمیں پرامن اور پرسکون ماحول نصیب تھا۔ پھر اچانک ایک دن خبر آئی کہ کسی حبشی سردار نے شاہِ حبشہ سے اقتدار چھیننے کے لئے بغاوت کر دی ہے۔

فو اللہ ماعلمنا حزنا قط ھو اشد منہ ، فرقا من ان یظھر علیہ ذلک الملک فیاتی ملک لایعرف من حقنا ما کان یعرفہ ، فجعلنا ندعو اللہ و نستنصرہ للنجاشی.

''اللہ کی قسم! ہم نے اس جیسا غم پہلے نہ دیکھا تھا ہمیں ڈر یہ تھا کہ اگر وہ باغی حبشی غالب آ گیا تو کوئی ایسا بادشاہ آ جائے گا جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے گا۔ جس طرح نجاشی خیال رکھتا ہے چنانچہ ہم نے نجاشی کی فتح ونصرت کے لئے بارگاہِ باری تعالیٰ میں دعائیں مانگنا شروع کر دی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس معرکہ میں نجاشی کو فتح نصیب فرمائی، باغی قتل ہو گیا اور اُس کا لشکر بھی تباہ ہو گیا۔ اس فتح پر اُم المومنین اُمِ سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ بخدا، ہمیں نجاشی

کی اس فتح سے اس قدر خوشی ہوئی کہ ایسی خوشی ہم نے غریب الوطنی میں کبھی بھی نہ دیکھی تھی پھر ہم نجاشی کے ہاں ٹھہرے رہے حتی کہ ہم میں سے بعض لوگ مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اور کچھ وہیں رہے۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمہ ؓ قریش کے خاندان بنو مخزوم سے تھیں۔ آپ کے والد ابو اُمیہ مخزومی کا شمار مکے کے دولت مند افراد میں ہوتا تھا دولت مند ہونے کے ساتھ ساتھ آپ انتہائی فیاض تھے، سفر میں جاتے تو تمام قافلہ والوں کی کفالت خود فرماتے تھے اس لئے آپ کا لقب ''زاد الراکب'' مشہور تھا۔

سیدۃ اُمِ سلمہ کا نکاح ابو سلمہ عبداللہ مخزومی سے ہوا جو ابوسلمہ کے نام سے مشہور ہوئے سیدۃ اُمِ سلمہ نے اوائل اسلام میں اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کیا اور ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے ہاں ایک صاحبزادے کی ولادت ہوئی جن کا نام سلمہ تھا انہیں کی وجہ سے آپ ؓ کی کنیت اُمِ سلمہ مشہور ہوئیں۔ حضرت ابو سلمہ کے خاوند نے غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے پیغام نکاح بھیجا اور پھر آپ کو اُم المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔

اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ ؓ ایک نہایت عقل مند اور مدبر خاتون تھیں سرکار دو عالم ﷺ آپ ؓ کا بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ کے بعد سب سے زیادہ احادیث نبویہ ﷺ حضرت اُمِ سلمہ ؓ سے مروی ہیں۔

دمشق کے قبرستان ''باب الصغیر'' میں آپ کا مزار پرانوار قابل دید و لائق زیارت ہے۔ الحمد للہ اس بندہ ناچیز کو کئی بار اس مقام مقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

شاہِ حبشہ کی باندی حضرت ابرھہ

سرکار دو عالم ﷺ کو جب سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پردیس میں بیوہ ہونے، اُن کے شوہر کے احوال سے آگاہی ہونے اور اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی ثابت قدمی کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے ایک مکتوب مبارک کے ذریعے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر کر کے عقد نکاح کے لئے فرمایا۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی خاص حضرت ابرھہ (جو اسلام قبول کر چکی تھیں) کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے حضرت ام حبیبہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ حضرت ابرھہ نے جب یہ مبارک پیغام اُم حبیبہ کو پہنچایا تو یہ عظیم و مبارک خوشخبری سننے کے بعد سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس باندی کو انعام سے نوازا۔ پھر حضرت ابرھہ نے ایک درخواست اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کی اور کہا کہ

حاجتی الیک ان تقری علی رسول اللہ منی السلام و تعلیمہ أننی اتبعت دینہ. رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ ناز میں میرا عہد یہ سلام پیش کرنے کے بعد انہیں یہ اطلاع بھی دینا کہ میں نے اُن کے دین کی اتباع کر لی ہے۔

عقد نکاح کے موقع پر خوشی سے تمام کام اسی باندی نے انجام دیئے اور جب اُمِ حبیبہ مہاجرین حبشہ کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ کے لئے تیار ہوئیں تو یہ باندی حضرت ابرھہ بار بار اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کرتیں کہ رسول برحق کو میرے سلام کے ساتھ میری مغفرت کی دُعا کے لئے ضرور درخواست کرنا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کس طرح شاہِ حبشہ نے عقد نکاح کا انتظام کیا اور اُس کی

باندی حضرت ابرھہ کے کیا احساسات وجذبات تھے پھر اُس باندھی کا سلام اور دعا کے لیے سرکار دو عالم ﷺ سے کہا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا "وعلیھا السلام" کہ اس پر بھی سلام ہو اور پھر اس باندی کے لئے بھی مغفرت کی دُعا فرمائی۔

قارئین کرام! یہ بات قابل غور ہے کہ شاہِ حبشہ کی باندی نے اسلام قبول کیا اور پھر کس طرح سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک مقام حاصل کر لیا یقیناً وہ ایک بخشی ہوئی خاتون ہے کہ جس کے لئے سرکار دو عالم ﷺ نے دعا فرمائی اور پھر اُس کے سلام کا بھی جواب عنایت فرمایا۔ صد صد سلام ہوں شاہِ حبشہ کی اس عظیم باندی پر۔

حضرت عبداللہ ابُونیزر رضی اللہ عنہ

تاریخ اسلامی کے پہلے مسلمان بادشاہ حضرت اصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اپنے تین صحابی رسول ﷺ بیٹوں کے والد ہیں اور ایک صحابی رسول ﷺ شہزادے (نختیرا) کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ منفرد فضیلت حضرت نجاشی کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔

ہجرتِ حبشہ کے بعد حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو جب سب سے پہلا مکتوب نبوی ﷺ ملا تو انہوں نے آپ ﷺ کے اس مکتوب گرامی کو سر آنکھوں پر لگاتے اور چومتے ہوئے اپنے بھرے شاہی دربار میں آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے کے بعد یہ بھی بتایا کہ نبی منتظر کے متعلق جو پیشین گوئیاں، علامات اور روایات ہمارے صحف سماویہ میں موجود ہیں وہ سب کی سب آپ ﷺ پر ہی صادق آتی ہیں۔

مکتوب نبوی ﷺ کے جواب میں شاہِ حبشہ نے بھی آپ ﷺ کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا جس میں یہ ذکر کیا گیا کہ میں اپنے سب سے بڑے بیٹے اریحا اور ایک حبشی وفد کو خدمت نبوی ﷺ میں بھیج رہا ہوں مگر بحیرہ اُحمر میں کشتی ڈوب جانے

کے سبب حبشی وفد کے ساتھ ساتھ شاہِ حبشہ کا بیٹا بھی شہید ہو گیا۔

(از روئے قرآن کریم حضرت اریحا کی یہ ہجرت یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ثابت ہوتی ہے اور منزل پر نہ پہنچ جانے کے باوجود اجر کے مستحق ہیں)

ہجرت حبشہ کے دوران حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کے ہاں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے اسی موقع پر نجاشی کے ہاں بھی ایک بیٹا پیدا ہوا، شاہِ حبشہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ سے اُن کے نومولود کا نام پوچھ کر اپنے صاحبزادے کا نام بھی عبداللہ رکھ لیا۔

شاہِ حبشہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے درخواست کی تھی کہ اپنی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس ؓ کو کہیں کہ وہ نجاشی کے بیٹے کو اپنا دودھ پلا کر رضاعی بیٹا بنا لیں۔ اس طرح یہ عبداللہ بن نجاشی، بنو ہاشم کے رضاعی فرزند بھی بن گئے اور یہ نجاشی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور عین ممکن ہے کہ یہ عبداللہ ہی ابونیز ہوں؟

حضرت نجاشی نے اپنے اس چھوٹے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور اُن کے گھرانے کی خدمت کو اپنا فرض عین سمجھ لے اور اُسے بادشاہت پر بھی ترجیح دے۔ چنانچہ فرماں بردار بیٹے نے اپنے باپ کی وصیت کو حکم کا درجہ دیتے ہوئے اس پر صدقِ دل سے پورا پورا عمل کیا۔

صبح و شام سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمات سرانجام دیتے۔ وصال نبوی ﷺ کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو خاندان نبوت اور اہل بیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ جب تک خاتون جنت اس دنیائے آب و گل میں حیات رہیں تو حضرت عبداللہ ابونیزر اُن کے غلام بن کر گھر کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اُن کے بعد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے وفادار غلام بن کر اُن کی خدمت کرتے رہے۔

شاہ حبشہ حضرت أصحمة النجاشیؓ

مدینہ منورہ کے مضافات میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے جو کنوئیں اور کھیت تھے اُن کی حفاظت بھی حضرت ابونیزر ؓ کے سپرد تھی اس لئے آج بھی وہ کنوئیں اور کھیت جہاں "آبار علی" کہلاتے ہیں وہاں یہی کنوئیں "ابو نیزر" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

شاہِ حبشہ حضرت اَصحمہ بن ابجر کے وصال کے بعد حبشی سرداروں کا ایک وفد حضرت ابونیزر ؓ کو شاہی تخت و تاج کو سنبھالنے کی درخواست لے کر مدینہ منورہ آیا تھا مگر شہزادہ ابونیزر کو اپنے والد کی وصیت یاد تھی اُسی تناظر میں حضرت ابونیزر ؓ نے تخت و تاج کی پیشکش کو ٹھکرانے کے بعد فرمایا تھا

> **ما كنت لا طلب الملک بعد ان**
> **من الله علّی بالاسلام**
> یعنی جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اسلام جیسی نعمت عظمیٰ سے نواز دیا ہے تو اب مجھے کسی تاج و تخت کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابونیزر ؓ طویل قد و قامت والے، بے حد محتشم اور خوبصورت شکل و صورت والے نوجوان تھے اُن کا رنگ بھی حبشیوں والا نہ تھا بلکہ دیکھنے والے کو وہ ایک عرب کی رنگ و روپ میں ہی دکھائی دیتے تھے۔

کتاب "الکامل فی اللغة و الاداب" میں ہے کہ ابونیزر کو کم عمری ہی سے اسلام سے بڑا شغف تھا وہ رسول اللہ ﷺ اور اُمہات المومنین کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

وصال نبوی ﷺ کے بعد وہ خاتونِ جنت اور شیر خدا کے گھرانے سے وابستہ ہو گئے اور تمام عمر آل نبی ﷺ کی خدمت میں مصروف رہے۔

مہاجرین حبشہ کی مدینہ منورہ واپسی

پہلی ہجرت حبشہ ماہ رجب سن 5 نبوی یعنی ہجرت سے 8 سال قبل ہوئی اور دوسری ہجرت حبشہ بھی اس سنِ نبوی میں ہوئی۔ فتح خیبر سن 8 ہجری میں ہوا، اور یہ تقریباً 14 سے 15 سال کا عرصہ بنتا ہے۔ شاہِ حبشہ نے اس عرصہ کے دوران اصحاب رسول ﷺ کی خدمت اور ان کی حفاظت میں سردھڑ کی بازی لگا دی تھی تا کہ سرزمین حبشہ اسلام کے لئے **دار الھجرت** بن جائے مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا کہ یثرب، مدینہ النبی ﷺ میں تبدیل ہو جائے غزوہ خندق اور خیبر کی فتوحات کے بعد دور اندیش حکمران حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا تھا کہ اب نبی اکرم ﷺ سرزمین حبشہ میں تشریف نہیں لائیں گے اس لئے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے قدرت کے فیصلہ کے سامنے بصد خوشی سرِ تسلیم خم کر دیا۔

شاہِ حبشہ نے دو کشتیاں تیار کروائیں جن میں ایک کشتی پر اُم المومنین سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سوار کیا۔ نجاشی کی بیگمات کے پاس جو قیمتی اور پسندیدہ خوشبوئیں تھیں اُن کے علاوہ کئی قیمتی تحائف اُم المومنین سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو تحفہ کے طور پر پیش کئے۔ شاہِ حبشہ کی باندی خاص حضرت ابرھہ، اُم المومنین سے بار بار درخواست کر رہی تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ سے اُس کی مغفرت کے لئے دُعا کروائی جائے۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے بیش بہا تحائف اور لوازمات سرکار دو عالم ﷺ کے لئے پیش کئے اور اپنے محافظ اور سفیر بھی ساتھ اس التجاء کے ساتھ بھیجے کہ رسول اللہ ﷺ اُن کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور جب قافلہ مہاجرین سرزمین مدینہ طیبہ پہنچا تو حبشی وفد نے حضرت نجاشی کی درخواست پیش کی جس پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا۔

اللھم اغفر النجاشی اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرما دینا

یہ دُعا مبارکہ و مقبولہ اتنی بلند آواز سے فرمائی کہ حبشی وفد کے لوگوں کے ساتھ ساتھ تمام صحابہ کرام نے بھی سنا۔

حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان اپنی مشہور زمانہ تصنیف "**السیرۃ النبویہ**" میں تحریر فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما اور دیگر مہاجرین حبشہ واپس مدینہ منورہ پہنچے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا پیشانی کو بوسہ دیا پھر معانقہ کیا اس کے بعد سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کس چیز کی زیادہ خوشی کروں فتح خیبر کی یا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی واپسی کی؟ اس خوشی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "**تم خَلق اور خُلق میں میرے مشابہ ہو**" اس سعادت مندی پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور **آپ رضی اللہ عنہ رقص کرنے لگے اور آپ ﷺ نے ان کے رقص کا انکار نہ فرمایا۔**

ہجرت حبشہ کے دوران حجاز میں رونما ہونے والے واقعات

مہاجرین ہجرت حبشہ کا دورانیہ 15-14 سال پر محیط ہے یہ طویل وقت ہے اس دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کئی واقعات رونما ہوئے جن پر ایک سرسری نظر ڈالنا بھی مفید ہوگا۔

☆ بنو ہاشم سے قطع تعلق کا ایک ظالمانہ عہد نامہ تحریر ہوا اور بنو ہاشم شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔

☆ ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ کا وصال ہوا۔

☆ محافظ و ناصر رسول ﷺ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

☆ سرکار دو عالم ﷺ کا سفر طائف۔

☆ حبشہ ہجرت کرنے کی بجائے حکم ربانی ہوا کہ اب یثرب کی طرف جانا ہوگا جو دار الھجرت بن کر مدینۃ النبی اور مدینہ منورہ کہلانے لگا۔

☆ ہجرت مدینہ منورہ کا آغاز اور پھر سرکار دو عالم ﷺ بھی مدینہ منورہ تشریف فرما ہوگئے۔

☆ غزوہ بدر وقوع پذیر ہوا۔

☆ غزوہ اُحد برپا ہوا اور سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما کر سیدُ الشہداء کے منصب پر فائز ہوئے۔

☆ صلح نامہ حدیبیہ طے ہوا۔

☆ سن 8 ہجری فتح خیبر کے موقع پر حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے محترم اور محفوظ مہمانانِ گرامی سرزمینِ مقدس مدینہ طیبہ طاہرہ میں رسول اللہ ﷺ نے آن ملتے ہیں۔

عادل و عاشق رسول ﷺ بادشاہ حبشہ نے دو کشتیوں میں ان سب مہمانوں کو سفر نبوی ﷺ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اور اپنے حلقہ ایمان کے حبشی وفد کے ہمراہ بھیجتے ہوئے اپنے آقا ﷺ سے صرف ایک التجا کر بھیجی تھی کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائی جائے۔ چنانچہ سرکار مدینہ ﷺ نے اس موقع پر اپنے جانثار، بادشاہ عادل وفقیر کے لئے اپنے صحابہ کرام اور حبشی اہل ایمان کے وفد اور مجمع عام کو گواہ بناتے ہوئے بلند آواز سے دعا فرمائی تھی۔

اے میرے اللہ! نجاشی کی مغفرت فرما دینا۔

یقیناً اس دُعا نے آن واحد میں شرف قبولیت حاصل کر لیا ہوگا اسی لئے تو اُن کے وصال کے بعد اُن کی قبر مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی تھیں۔

معرکہ بدر اور شاہِ حبشہ

شاہِ حبشہ سرزمین حجاز میں رونما ہونے والے واقعات کی پل پل خبر رکھتے تھے اُن کے سراغ رسانوں نے اُنہیں میدان بدر میں معرکہ حق و باطل کی خبر دی تو شاہِ حبشہ سجدہ ریز ہوگئے مہاجرین صحابہ کرام کو اپنے شاہی محل میں بلوا بھیجا تو مہاجرین نے دیکھا کہ حضرت نجاشی زاہدانہ لباس میں خاک پر بیٹھے ہیں، پوچھا گیا کہ بادشاہِ سلامت! یہ کیا ہے؟ فرمایا! قدیم آسمانی صحیفوں میں لکھا ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں پر کوئی انعام فرمائے تو انہیں شکر و تواضع کے ساتھ خاک پر سجدہ ریز ہونا چاہیے۔ آج ہم مسلمانوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دشمنوں پر فتح وغلبہ نصیب فرمایا ہے۔

بلادِ بنوضمرہ کے پاس ایک وادی ہے جسے "بدر" کہتے ہیں، میں اپنے دورِ غلامی میں وہاں پر اپنے ضمری آقا کے اونٹ اور بکریاں چرایا کرتا تھا یہ جنگ اُسی مقام پر ہوئی ہے جس میں دشمن کے بڑے بڑے بہادر سردار مارے گئے ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو فتح نصیب ہوئی ہے آپ سب کو خوشخبری ہو اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ۔

"العنزہ" حبشی لاٹھی

"العنزہ" کی ایک منفرد اور انوکھی کہانی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور بھی ہے "عنزہ" عربی زبان میں اُس لاٹھی کو کہتے ہیں جو عصا سے بڑی مگر نیزہ سے چھوٹی ہوتی ہے اس کی نوک بھی نیزے کی نوک کی طرح ہوتی ہے جو لاٹھی کے نچلے حصہ میں ہوتی ہے اور بوڑھے بزرگ اس کو سہارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حضرتِ نجاشی ؓ نے مہاجرین حبشہ کی آخری جماعت کی روانگی کے وقت حضرت زبیر بن عوام ؓ کو یہ عصا تحفہ کے طور پر دیا تھا جو انہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ آپ ﷺ یہ عصا اپنے دستِ مبارک میں تھام کر خطبۂ جمعہ اور خطباتِ عیدین ارشاد فرماتے تھے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ جب اپنے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لاتے تو مؤذن مسجد نبوی شریف میں یہ عصا مبارک اٹھائے ہوئے آگے آگے چلتا تھا جب آپ ﷺ نماز پڑھاتے تو یہی عصا سُترہ کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے زمین میں گاڑ دیا جاتا۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کے بعد یہ عصا مبارکہ خلفائے راشدین سے ہوتے ہوئے حضرت امیر معاویہ ؓ تک پہنچا۔ 244ھ میں جب عباسی خلیفہ "متوکل" شام کے دورہ پر دمشق گیا تو دیگر آثارِ نبوی ﷺ سمیت یہ عصا بھی اُموی خلیفہ کے بعض وارثوں سے اس کی حفاظت میں آ گیا۔

یہ عصا مبارک حضرت نجاشی ؓ کی حسین، پاکیزہ اور مقدس یادگار ہے جسے سرکارِ دو عالم ﷺ کے دست مبارک نے چھوا، محبت سے سنبھالا اور پھر اپنے خلفاء کے توسط سے اپنی اُمت کو تحفہ کے طور پر عطا فرمایا تھا کہ یہ یادگار قیامت تک محفوظ رہے اور تمام خلقِ خدا اسے دیکھتی رہے اور یوں ایک عاشقِ رسولِ عربی ﷺ حضرت نجاشی ؓ سے بھی امت مسلمہ محبت کرتی رہے اور اُس کا نام زندہ و جاوید رہے۔

شاہِ حبشہ کا بھیجا ہوا یہ عصا مبارک استنبول (ترکی) کے مشہورِ زمانہ عجائب گھر "طوپ کاپی پیلس" کی زینت بنا ہوا ہے اور عجائب گھر میں آنے والے خلقِ خدا کی نگاہوں کا مرکز ہے۔ یہ تبرک نبوی ﷺ قابل زیارت ہے۔

قارئین کرام! اگر کسی خوش نصیب کا ترکی جانا ہو تو استنبول کے عجائب گھر میں اس عصا مبارک کی زیارت کے ساتھ دیگر تبرکات نبویہ ﷺ کی بھی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

سرکار مدینہ ﷺ کی حبشیوں سے محبت

سرکارِ مدینہ ﷺ کی شفقت و محبت صرف حضرت نجاشی ؓ اور سرزمین حبشہ تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کی یہ محبت پوری بلالی دنیا یعنی پورے براعظم افریقہ کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو مظلوم و مقہور افریقی انسانوں سے بے پناہ ہمدردی اور محبت تھی۔ آپ ﷺ کے دل مین یہ محبت آپ ﷺ کی حبشی رضاعی والدہ حضرت اُمِ ایمن ؓ کے پیار سے پیدا ہوئی تھی اور مکہ کے ستائے اور پسے ہوئے حبشیوں سے ملی تھی۔

حضرت اُمِ ایمن ؓ ایک حبشی خاتون تھیں جن سے نبی پاک ﷺ کو انتہائی وابستگی تھی۔ آپ ؓ، سرکارِ دو عالم ﷺ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب ؓ کی غلامہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت ام ایمن ؓ، حضرت بی بی آمنہ ؓ کے ساتھ ہی تھیں۔ اُمِ ایمن ؓ کو حضور ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُمِ ایمن کو "ماں" کے بابرکت الفاظ سے یاد فرمایا۔

حضرت سیدنا بلال ؓ کے ساتھ جو ہوتا اور آل یاسر کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا اور مکہ کے سردار جو سلوک حبشیوں سے کرتے اُس کے مظاہر بھی نبی اکرم ﷺ کے مشاہدہ میں تھے پھر جو وفا اور ثابت قدمی سرکارِ دو عالم ﷺ نے آل یاسر اور سیدنا بلال ؓ میں دیکھی، جو خدمت اور اطاعت شعاری مکہ میں موجود حبشیوں میں نظر آئی وہ اس شفقت، رحمت اور محبت سے کم نہ تھی جو آپ ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ سیدۃ

آمنہ رضی اللہ عنہا سے ورثے میں ملی تھی۔ یہ کالے انسان تو جیسے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اترے ہوئے تھے

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو عربی اچھی طرح سے نہیں آتی تھی مگر آپ رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ وہ بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرح رسول اللہ کی اشعار میں مدح سرائی کریں۔ ایک دن حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنی زبان میں آپ ﷺ کی مدح میں ایک شعر کہا ہے آپ ذرا اُسے عربی میں کردیں۔

اَرَہ بَرَہ کَرُ کَرَا　　　　کَرَا کَرَیِ مَنْ تَنکَرا

حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے اس کو یوں عربی کے شعر میں تبدیل فرمایا۔

اِذ الْمَکَارِمُ فِیْ آفَا قِنَا　　　　فِبکَ فِیْنَا یُضْرَبُ الْمَثَلُ

(یعنی ہماری دنیا میں جب بلند اخلاق کا ذکر آتا ہے تو پھر ہمارے ہاں
آپ ﷺ ہی کے مکارم اخلاق ضرب المثل اور نمونے کا کام دیتے ہیں)

ابی الفرج عبدالرحمٰن الجوزی (وصال 597) نے **تنویر الغش فی فضل السودان والحبش** میں اور حضرت امام سہیلی نے "**الروض الانف**" میں حبشہ سے آنے والے بے شمار وفود اور قافلوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک نومسلم حبشی یہ آرزو لے کر آیا تھا کہ سرکار مدینہ ﷺ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور پھر وہ جنت البقیع میں صحابہ کرام کے ساتھ دفن ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی جب یہ آرزو پوری کردی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لهذا العبد الحبشی جاء من أرضه و سمائه الی الارض التی خلق منها یہ حبشی اپنی زمین اور اپنی فضا چھوڑ کر اس زمین میں آ کر دفن ہوا جہاں سے اُس کا خمیر اٹھایا گیا تھا۔

ابن جوزی اور امام سہیلی کے علاوہ بھی دیگر کئی سیرت نگاروں نے مدینہ منورہ میں کئی ایک حبشی وفود کی آمد اور اظہار مسرت، افریقی رقص اور حبشیوں کی شمشیر زنی کے مناظر قلم بند کیے ہیں۔ ابن جوزی کی کتاب "**تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش**" سے چند مناظر درج کیے جارہے ہیں تاکہ اندازہ ہوسکے کہ یہ حبشی لوگ کس طرح رسول اللہ ﷺ کے دل میں بسے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ مجھے اپنی چادر مبارک میں اس طرح ڈھانپے ہوئے ہیں کہ میں اُن حبشیوں کے کھیل کو دیکھ رہی ہوں جو وہ مسجد میں کررہے ہیں اور انہیں اپنے کھیل پر خوب قدرت اور ملکہ حاصل تھا۔

رأیت رسول الله ﷺ یسترنی بردائه وأنا أنظر الی الحبشة یلعبون فی المسجد............

سرکار دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو حبشی لوگوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر نیزہ بازی کا مظاہرہ کیا۔

لما قدم رسول الله ﷺ المدینة لعبت الحبشه لقدومه بحرابهم فرحاً بذلک

اس منظر کو ابن جوزی کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے "**رفع شان الحبشان**" میں ذکر کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُس روز میرے ہاں تھے جس دن حبشی لوگ نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے اب مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا یا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا

تو یہ منظر دیکھنا چاہتی ہے؟ تشتهين تنظرين؟ تو میں عرض کی، جی ہاں!

آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے ڈھانپ کر اس طرح کھڑا کر لیا کہ مجھے کھیل کا منظر نظر آنے لگا اس کے بعد آپ ﷺ نے کھیل کا مظاہرہ کرنے والے حبشیوں "بنو أرفدہ" سے کہا کہ کھیل جاری رکھو یہاں تک کہ میرا دل بھر گیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا بس کافی ہے! میں نے عرض کی "جی ہاں"

ایسا ہی ایک منظر تو انتہائی کا خصوصیت کا حامل ہے۔ جس کو اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے بچوں کے شور کی آوازیں سنی آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا ایک حبشی خاتون رقص کر رہی ہے۔

حبشی خاتون کے رقص کے دوران بچے اُس کے اردگرد ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا، یا عائشه! تعالي وانظري اے عائشہ آؤ اور دیکھو.....

نبی اکرم ﷺ نے حبشیوں کے ساتھ محبت بھرا مثبت رویہ روا رکھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں قریش کے بیشتر حصوں کی جانب سے قبولیت اسلام سے پہلے ہی اسلام حبشہ میں متعارف ہو چکا تھا۔ سرزمین حبشہ کو اسلام کے پہلے تارکین وطن کی آماجگاہ بننے کا اعزاز حاصل ہے۔

حبشی وفد کی خدمت و تکریم

یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شاہِ حبشہ کی طرف سے آنے والے وفود اور مہمانوں کی ذاتی طور پر خدمت فرمایا کرتے تھے۔

ابن کثیر نے اپنی مشہور تصنیف "البدایہ والنہایہ" میں ذکر فرمایا ہے کہ

حضرت ابی قتادہ ؓ فرماتے ہیں۔

قدم وفد النجاشي على رسول الله ﷺ فقام يخدمهم فقال أصحابه، نحن نكفيك يا رسول الله ﷺ!، فقال! أنهم كانوا لاصحابنا مكرمين وأني أحب ان أكافيهم.

ایک مرتبہ شاہِ نجاشی کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا، آپ ﷺ اُس حبشی وفد کی خدمت میں خود مصروف ہو گئے جس پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ اس حبشی وفد کی خدمت میں خود مصروف ہو گئے! جس پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اُن کی خدمت کے لئے کافی ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرے دوست نجاشی کے ساتھی ہیں جس نے میرے اَصحاب کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں خود ان کی خدمت کروں۔

وصالِ شاہِ حبشہ ؓ

حضرت نجاشی ؓ کی وفات کیسے ہوئی؟ اس بارے واضح طور پر تو کچھ معلوم نہیں لیکن ابن حجر العسقلانی کے قول کے مطابق انہیں شہید کیا گیا تھا کیونکہ مسلمان مہاجرین کی مدینہ منورہ روانگی کے بعد شاہِ حبشہ تنہا رہ گئے تھے شاید حبشہ کے سنگدل اور تنگ نظر لوگ اُن کے وجود کو برداشت نہ کر سکے ہوں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کو اپنے اس عاشق صادق کی جب خبر وفات بذریعہ وحی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اعلان کروا دیا کہ آج تمہارا ایک بھائی

مردِ صالح شاہِ حبشہ فوت ہوگیا سب عیدگاہ چلو تا کہ اُس مردِ صالح و مردِ حق کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس اعلان پر تمام مدینہ اُمڈ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے جانثار، سچے عاشق کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مقام ادائیگی جنازہ

مدینہ منورہ سے کچھ باہر ایک وسیع علاقے کو "میدان المناخة" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جہاں پر سرکارِ دو عالم ﷺ عیدین اور جنائز کی ادائیگی فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں اس کے ایک مقام پر **مسجد غمامة** تعمیر ہوئی اور اسی مقام پر شاہِ نجاشیؓ کا جنازہ ادا کیا گیا۔

مسند اُحمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان اخاکم النجاشی قدمات ، فاستغفروا له

تمہارے بھائی نجاشی کا وصال ہوگیا ہے اُس لئے استغفار کرو۔

الاصابه فی تمییز الصحابه میں ہے کہ جب شاہِ حبشہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قدمات الیوم عبد صالح یقال له أصحمة

فقوموا فصلوا علی أصحمة

آج تمہارے ایک نیک بھائی اُصحمۃ کا وصال ہوگیا ہے

اُٹھیں اور اُس پر نماز جنازہ پڑھیں۔

حضرت نجاشیؓ کی چارپائی مبارکہ

سیرت نبویہ ﷺ پر حضرت امام سہیلی (وصال 581ھ) کی مشہور زمانہ تصنیف "**الروض الانف**" میں ہے کہ شاہِ حبشہ حضرت اُصحمہ النجاشیؓ کا انتقال

سن 9 ہجری میں ہوا اور جس روز اُن کا وصال ہوا، سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُسی روز صحابہ کرام کو فرمایا کہ تمہارے ایک نیک بھائی کا وصال ہوگیا ہے، چلیں اور اُس کی نماز جنازہ ادا کریں۔

سب سے اہم بات حضرت امام سہیلی نے جو ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نجاشیؓ کی چارپائی مبارکہ سرزمین حبشہ سے اُٹھا کر سرکار مدینہ ﷺ کے سامنے رکھ دی گئی تھی اور آپ ﷺ نے شاہِ حبشہ کا مشاہدہ فرماتے ہوئے نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اُس کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ عربی عبارت اس طرح سے ہے۔

ورفع الیه سریره بأرض الحبشة حتی رأه ﷺ

حضرت نجاشیؓ ، صحابی رسول ﷺ

قارئین کرام! کتاب ہذا کے مقدمہ اور پھر اگلے صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت نجاشی بوجوہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حضرت امام ذہبی، ابن کثیر اور حافظ ابن حجر العسقلانیؒ تو حضرت نجاشی کا تذکرہ صحابہ رسول ﷺ کے تذکرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ یقیناً ان بزرگوں کے زیرِ نظر کئی وجوہات ہوں گی جس بنا پر انہوں نے آپؓ کو صحابی رسول ﷺ شمار کیا ہے اور یہ بات بھی اُن کے مدنظر ہوگی کہ سرکار مدینہ ﷺ نے نجاشی کو دیکھتے ہوئے اُن کا جنازہ پڑھایا۔

عام مسلمان میت کے اس فانی دنیا سے چلے جانے کے بعد اگر وہ تمام حالات و واقعات سے باخبر ہونے کے ساتھ مشاہدہ بھی کرتی ہے اور اُس کی قبر پر کوئی پرندہ بھی آ کر بیٹھے تو اُسے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ مذکر ہے یا مونث۔

مسلمانوں کے قبرستانوں میں داخل ہونے کے بعد "**السلام علیکم یا اهل القبور**" انہیں حرفِ نداء کے ساتھ سلام کرتے ہیں تو یقیناً وہ سنتے بھی ہیں اور

دیکھتے بھی ہیں۔ اگر یہ صورت حال عام میت کی ہے تو پھر یہ مقام غور وفکر ہے کہ شہداء کا مقام ومرتبہ کیا ہوگا؟ آیت قرآنی کے مطابق ہمیں تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ انہیں اپنے رب کے ہاں رزق بھی ملتا ہے اور وہ جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں لیکن درحقیقت اُن کے اصل مقام ومرتبے کا علم صرف ذات باری تعالیٰ اور سرکارِ مدینہ ﷺ کو ہی ہے۔

حافظ ابن حجر کے قول کے مطابق حضرت نجاشیؓ کو شہید کیا گیا اور اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہؓ کی روایت مبارکہ کہ **"نجاشی کی قبر سے ہمیشہ نور کی کرنیں پھوٹتی تھیں"** سے شہادت والی بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اعزاز وشرف صرف شہداء کے لئے ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ، حضرت نجاشیؓ کا جنازہ پڑھا رہے ہوں گے (دونوں صورتوں میں اگر جنازہ سامنے تھا یا مدینہ منورہ سے سرزمین حبشہ تک کے تمام حجابات اٹھ گئے تھے) تو کیا رسول اللہ ﷺ شاہ حبشہ کو نہ دیکھ رہے ہوں گے اور پھر کیا حضرت نجاشیؓ بھی سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب نہ ہو رہے ہوں گے۔ یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے بعد از وصال اپنے عاشق صادق، محسن و گہرے دوست کا جنازہ پڑھا کر صحابیت کا شرف نہ عطا فرما دیا ہوگا۔

اس کے علاوہ بھی کئی وجوہ سے حضرت نجاشیؓ یقیناً بلا شک وشبہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ اسی بنا پر بندہ نے کتاب ہذا میں حضرت نجاشی کو رضی اللہ عنہ سے یاد کیا ہے اور یہ میری شاہ حبشہ سے ذاتی عقیدت و بے پناہ محبت کا نتیجہ ہے

[قارئین کرام کا میری رائے سے متفق ہوا ضروری نہیں ہے۔]

حضرت نجاشیؓ کی قبر پرنور

حضرت امام سہیلی اپنی کتاب "الروض الانف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

> لما مات النجاشی کنا نتحدث أنه
> لا یزال یری علی قبره نور
> "ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ ایک نور نظر آتا ہے"
> یہ وہ شرف واعزاز عظیم ہے جو شہداء فی سبیل اللہ کا مقدر بنتا ہے۔

مزارِ مبارک حضرت نجاشیؓ

شاہِ حبشہ حضرت أصحمة النجاشیؓ کا مزار مبارک ایتھوپیا کے شمالی قصبے "نجاش" میں واقع ہے جس کا نام عظیم بادشاہ کے نام سے منسوب ہے۔ ایک مصری روزنامہ "المصریون" میں شائع مضمون کے مطابق سالانہ ہزاروں کی تعداد میں ملکی وغیر ملکی زائرین خیر و برکت کے حصول اور علاج کے لئے ایتھوپیا کا رخ کرتے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ

> "أن من زار قبر احد ملوکها و قبور اصحابه اسلامیین مدفونین کأنما زار قبر النبی ﷺ فی المدينة المنورة"
> شاہِ حبشہ کے مزار اور سرکار ﷺ کے اصحاب جو اُن کے ساتھ مدفون ہیں، کی زیارت ایسے ہی ہے جیسے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی زیارتِ مبارکہ۔

حضرتِ شاہِ حبشہؓ تاریخ اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کے بارے

میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا "ملک عادل لایظلم عندہ احد" عادل بادشاہ جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔

ہر سال 10 محرم سے 10 صفر تک کثرت سے زائرین شاہِ حبشہ اور صحابہ کرام کے مزارات مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں جن کی تعداد تقریباً 2 لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔

قصبہ یا گاؤں "نجاش" میں ایک کنواں بھی موجود ہے جس کو مسلمان مہاجرین نے کھودا تھا اور سوا چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس بابرکت کنوئیں میں پانی جاری وساری ہے علاقہ کے لوگ اس متبرک کنوئیں کے پانی کو زمزم کے پانی سے تعبیر کرتے ہیں۔

شاہِ نجاشی ؓ کے مزار مبارک پر سبز رنگ کا غلاف چڑھا ہوا ہے جس پر آیت قرآنی الاان اولیا اللہ .... تحریر ہے۔ شاہِ نجاشی کے مزار مبارک کے قریب ایک وسیع وعریض قبرستان ہے جس میں 1400 کے قریب ائمہ، مشائخ، حفاظ اور صوفیاء کرام کی قبور مبارکہ ہیں۔

قصبہ نجاش میں سارا سال دینی وروحانی محافل منعقد ہوتی رہتی ہیں جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ بیرونی دنیا سے بھی لوگ شرکت کرتے ہیں۔

قصبہ "نجاش" جس میں حضرت نجاشی ؓ کا مزار مبارک ہے اس کو عظیم اسلامی خانقاہ کہا جا سکتا ہے اور یہ ووکرو (Wukro) سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک سطح مرتفع پر واقع ہے۔ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ایک شاندار منظر پیش کرتا ہے۔

قصبہ "نجاش" اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ خود اسلام، مگر یہ ایتھوپیا کی بہترین گم نام جگہ ہے جہاں اسلام پر عمل کیا جاتا رہا۔

مکہ مکرمہ میں اعلان نبوت کے بعد کفار نے سرکار دو عالم ﷺ کے ابتدائی پیروکاروں سے یہ بنیادی حق چھین لیا تھا کہ وہ اپنی پسند اور ترجیح کے مطابق دین کی پیروی کریں۔ اپنے مذہب کی بقاء کیلئے نبی پاک ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے لئے ایک محفوظ پناہ گاہ مطلوب تھی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے سلطنت حبشہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا

> حبشہ وہ ملک ہے جس کے بادشاہ کے پاس کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جاتی ہے وہ نیکی کی سرزمین ہے وہاں چلے جاؤ اور اس وقت تک وہاں قیام پذیر رہو جب تک تمہارا رب تم سے خوش ہو کر تمہارے لئے راستے نہیں کھول دیتا۔

کتاب Aksum-An African Civilization of late Antiquity میں ہے کہ شاہِ حبشہ کو قصبہ "نجاش" میں دفنایا گیا جو ورکرو (Wukro) سے صرف 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

قصبہ نجاش میں مسجد نجاشی بھی اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ ایتھوپیا میں اسلام۔ یہ افریقہ کی پہلی مسجد ہے اور مقدس ترین اسلامی مقامات میں سے ایک ہے۔ مسلمانوں کا پہلا وفد مہاجرین کے طور پر ایتھوپیا کے ایک چھوٹے سے قصبے نجاش (Negas) میں رہائش پذیر رہا۔

علاقہ نجاش نہ صرف دنیا کے پہلے مسلم بادشاہ کی آرام گاہ ہے بلکہ یہ وہ بابرکت جگہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کے اولین مسلمانوں کی دار الھجرت کے لئے منتخب کیا، ایتھوپیا کے مسلمانوں کی جانب اس جگہ کو "مکہ ثانی" کا نام بھی دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہ مدفون مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابیات مبارکہ کی قبور پر تا قیامت اپنے انوار و برکات کو بارش کی صورت میں نازل فرماتا رہے اور اُن کے قرب میں جتنے بھی مسلمین، مسلمات مدفون ہیں، ان کی بھی بخشش ومغفرت فرما کر ان کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ایسے غیبی انتظامات فرمادے کہ اس بابرکت مقام پر حاضری اور حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کی زیارت نصیب فرمائے کیونکہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کے انتہائی اعلیٰ، جانثار فدا کار دوست تھے اور سب سے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے انتہائی درجہ کی محبت والفت تھی اور ہماری ان کی بارگاہوں میں حاضری سے یقیناً رسول اللہ ضرور خوش ہوں گے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

نقشہ سرزمین حبشہ (موجودہ ایتھوپیا)

بارگاہِ
شاہِ حبشہ
حضرت
أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ
میں
ہدیہ سلام
و
نذرانہ عقیدت

مرحبا مرحبا ،شاہِ حبشہ سلام

خادمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، شاہِ حبشہ سلام
حق نوا حق ادا ، شاہِ حبشہ سلام
ارض حبشہ میں اصحابِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا
میزباں تو بنا ، شاہِ حبشہ سلام
دستِ جعفر رضی اللہ عنہ پہ کلمۂ طیبہ پڑھا
مرحبا مرحبا ، شاہِ حبشہ سلام
خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو برادر کہا
دین حق کی ضیا ، شاہِ حبشہ سلام
غائبانہ جنازہ شہ دین صلی اللہ علیہ وسلم نے
خود پڑھایا تیرا ، شاہِ حبشہ سلام
لکھ ادب سے بلالِ سخن آشنا
مژدۂ جانفزا ، شاہِ حبشہ سلام

بلال رشید
اسلام آباد

نذرانہ عقیدت

نشانِ عظمت و رُعب و جلالت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ
وقار و سطوتِ دین و شریعت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

نہ دیکھا سیرت و کردار میں ثانی کوئی اُن کا
رئیس حلقہ اہلِ بصیرت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

وہ سُن کر دینِ حق کی خوبیاں ایمان لے آئے
فدائے مصطفٰی ﷺ تھے پاک فطرت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

مثالی اور نرالی شخصیت تھے وہ زمانے میں
تھے اِک مردِ جری ذی استقامت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

پڑا اُن کا جنازہ غائبانہ سرورِ دین ﷺ نے
مقدر کا سکندر ، خوب قسمت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

کیا سمجھیں مقام اُن کا جو ہیں عرفان سے خالی
حقائق آشنائے سرِ وحدت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

رہے گا تذکرہ دائم جہاں میں اُن کی عظمت کا
درخشاں اخترِ فلکِ ولایت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

عقیدت سے کہی فیضؔ الامین نے منقبت اُن کی
کریں گے حشر میں اُس کی حمایت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ فیضؔ الامین فاروقی سیالوی، موہناں شریف ضلع گجرات

تَعَلَّمْ أَبَيْتَ اللَّعْنَ أَنَّکَ مَاجِدٌ   کَرِیْمٌ فَلَا یَشْقٰی لَدَیْکَ الْمُجَانِبُ
تَعَلَّمْ بِأَنَّ اللّٰہَ زَادَکَ بَسْطَةً   وَأَفْعَالَ خَیْرٍ کُلُّهَا بِکَ لَازِبُ
وَأَنَّکَ فَیْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِیْرَةٍ   یَنَالُ الْأَعَادِیْ نَفْعَهَا وَالْأَقَارِبُ

اے نجاشی! خدا کرے تم ہمیشہ برائی سے دور رہو، یاد رکھو کہ تم صاحب مجد و کرامت و جاہ و حشم ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پڑوسی جنہوں نے مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر تمہارے پاس پناہ لی ہے، سختی میں مبتلا ہوں اور یہ بھی یاد رکھنا کہ پروردگار عالم کے کرم سے تمہیں حکومت و سلطنت کی وجہ سے بہت اختیارات حاصل ہیں۔ لہذا تمام نیک کاموں میں تمہیں پابندی سے حصہ لینا چاہیے اور تم تو سخی و فیاض بھی ہو جس سے دوست اور دشمن دونوں ہی فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

اسلام کے اوائل میں جن حضرات نے تاریخی اقدام کے باعث اہل اسلام پہ انمٹ نقوش کے باعث دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کی ان میں نجاشی حبشہ اَصْحَمَةُ بن اَبْجَر کا نام جگمگاتا ہے۔ آپ کی زیر سرپرستی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بین المذاہب ہم آہنگی کی مستحکم بنیاد رکھی اور ادیان عالم کی ایک اساس کے اصول کا پرچار فرماتے سترہ سال تک پیغامِ الٰہی عام فرمایا۔ حبشہ ہی میں اہلِ اسلام کو کھل کر اپنے افکار و نظریات، احکام الٰہی و فرامین، نبوی کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع ملا اور حضرت نجاشی کے زیر سایہ پہلے اسلامی معاشرے کا تہذیبی و ثقافتی تمدن ارتقاپذیر ہوا جو بعد ازاں کرۂ ارضی کے کونے کونے میں جلوہ افروز ہے۔ شاعر اسلام جناب حفیظ جالندھری کے بقول؛

سچائی کا اثر ظاہر ہوا قلب نجاشی پر
وہ بولا ”کون سا برہان لایا ہے وہ پیغمبر“
سنائیں حضرتِ جعفر نے چند آیات قرآنی
نجاشی کے مکدر دل نے پائی جن سے تابانی

ہوا دل پر اثر آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری
کہا لاریب اللہ کی کتابیں ایک ہیں ساری
قسم اللہ کی اعجاز ہے انجیل و قرآں میں
اسی کے نطق کی آواز ہے انجیل و قرآں میں

Negusa Nigaste: مَلِکُ الْمَلُوْک

شاہِ حبشہ نجاشیؓ (King Negus) جناب اَصحمؓ حبشہ Ethiopia, Somalia, Eritrea کے سنگم پر واقع مملکتِ اکسوم کے سامی النسل فرمانروا اَبُجَرْ کے اکلوتے فرزند تھے۔ مملکتِ اکسوم (The Kingdom of Axum) کا فرمانروا اس دور میں براعظم افریقہ کا مَلِکُ الْمَلُوْک (Negusa Nigaste شہنشاہ) کہلاتا تھا۔ اہل حبشہ میں سے کچھ سیاسی بازیگروں نے اَبُجَر کو قتل کر دیا اور ان کے برادرِ خورد کو تخت نشین کر دیا جن کے بارہ بیٹے تھے۔ یتیم اصحم (اصحم بمعنی عَطِیَّۃُ) اپنے چچا کے ماتحت کام کرنے لگے اور امورِ سلطنت سے آگاہی حاصل کر لی۔ حاسدین کو خوف ہوا کہ کہیں یہ حبشہ کا تاج و تخت دوبارہ حاصل نہ کر لیں چنانچہ انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا جسے ان کے چچا نے مسترد کر دیا اور ایک بردہ فروش کے ہاتھ چھ سو درہم میں فروخت کر دیا جو انہیں لے کر حبشہ سے چل دیا۔ اسی شام آسمان پہ بادل آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ شاہِ حبشہ بارش سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ آسمانی بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گیا جس کے بعد اس کے بیٹے تخت نشین ہوئے جو سب کے سب نالائق و نااہل حکمران و منتظم ثابت ہوئے۔ اہل حبشہ نہایت پریشان و غمگین ہوئے اور فیصلہ کیا کہ حبشہ کے تاج و تخت کے ساتھ اصحم بن ابجر کے علاوہ کوئی انصاف نہیں کر سکتا اور یہ انہیں کا حق ہے۔ بردہ فروش کی تلاش شروع ہوئی اور بالآخر جناب اصحم کو تلاش کر کے تخت نشین کر دیا گیا۔ نجاشی نے تخت پر بیٹھتے ہی حبشیوں کو بردہ فروش کے چھ سو درہم واپس کرنے کا حکم دیا اور خوفِ خدا، دیانت داری و خردمندی کے ساتھ حکومت کرنے کا آغاز کیا جس کا جلد ہی شہرہ ہو گیا اور لسان وَمَا یَنْطِقُ نے حبشہ کو ارضِ صدق "سچائی کی سرزمین" اور شاہِ

حبشہ کو عادل بادشاہ قرار دیتے ہوئے دین اسلام کے سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی زیرِ قیادت حبشہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ حضرت نجاشیؓ نے ان اصحاب رسول اللہ کا بے حد خیال رکھا اور شاہی مہمان کا درجہ دیا۔ سورۃ المائدۃ کی آیت ۸۲ تا ۸۵ میں حضرت نجاشی اور آپ کے اصحاب کا تذکرہ ہے۔ "آپ پائیں گے سب لوگوں میں زیادہ دشمنی اہل ایمان سے یہود و مشرکین کی اور آپ پائیں گے سب سے نزدیک محبت میں اہل ایمان سے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں بایں وجہ کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے اور جب سنتے ہیں جو اترا رسول پر تو دیکھیں ان کی حق شناس اشک ریز آنکھیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں اہل ایقان میں لکھ دے اور ہمیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہ لائیں اللہ پر اور جو پہنچا ہمارے پاس حق اور ہمیں توقع ہے کہ ہمارا رب ہمیں صالحین کی جماعت میں داخل کرے گا، پھر انہیں بدل دیا اللہ نے اس قول پر جنتوں سے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور یہ جزا ہے نیک کام کرنے والوں کے لیے"۔ غزوۂ احد کے دوران جناب نجاشی نے حبشی محافظین سرکار دو عالم ﷺ کی حفاظت کے لیے بھیجے۔ رجب ۹ھ میں ان کے انتقال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مَاتَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَصَلُّوْا عَلٰی اَصْحَمَۃَ"، آپ ﷺ نے حضرت نجاشیؓ کا جنازہ پڑھایا اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا "اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ" حضرت نجاشی اسلام کی واحد شخصیت ہیں جن کا سرکارِ دو عالم ﷺ نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کیا۔ اس موقع پر اللہ رب العزت نے جناب نجاشی کی گرانقدر خدمات پر تمغۂ رضا عطا کرتے فرمایا؛ وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ط اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۳/۱۹۹۔ سیدنا نجاشی اَصْحَمَۃُ کے فرزند ارہا اور دختر میمونہ جنہیں تاریخ اسلام میں فِضَّۃُ جَارِیَۃُ الزَّھْرا کے نام سے جانا جاتا ہے بہ جائے خود تاریخ عالم میں نمایاں اور منفرد ہیں۔ (ملاحظہ کیجیے ماہنامہ حکیم الامت سری نگر فضہ نمبر مئی ۲۰۱۵ء؛ زیر ادارت

ڈاکٹر محمد ظفر حیدری پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ رب العزت نے نجاشی کی قبر کو نور سے منور کر دیا جو ان کی قبر کے اوپر نازل ہوتا دکھائی دیتا تھا۔ آپ کی قبر مبارک شمالی ایتھوپیا کے گاؤں نـجـــاش میں مرجع عاشقان رسول ﷺ ہے۔ تاریخ حبشہ آپ کی دہلیز پہ گھن گرج سے سلامی دیتی ہے؛

Victor Magnus
The NEGUS

Ethiopian ruler mystical , From a land so biblical
Mighty Negusse Negest, Your reign is the best

Moa Anbessa, Zeimnegede Yehuda
Rex Habessinicus, Victor magnus

Preserver of Christianity , Fighter without Cruelty
Preserver of the black race , Proudly showing your black face

And rulers from other Worlds , Gives you diamonds and pearls
As a tribute to the great Emperor , Ruler, Judge, and Warrior

Negusse Negest ze Ityopia, Ruler of the land called Ethiopia
Brown like coffee their skin , The people of the Abyssinian king

Always ready to conquer and win , Without even commiting a sin
The fate of Ethiopia the great land , Still lays in your generous hand

Great Negus your enemies are morbid , Not like you descendant of David
Descendant of Solomon and Makeda , Queen of the ancient land Sheba

Oh, you Judah's lion , Ethiopia is your dominion
For that her star for ever may shine , And her brightness never decline

Menelik preserved the ark, The one of the covenant which was meant to mark
The beginning God's and Ethiopia's covenantFor that she shall for ever be dominant

God, Ethiopia is your land! , From the mountain's snow to the desert's sand
Your land, your destiny! , She shall live eternally!

نجاشی رضی اللہ عنہ ! نگاہِ ابوطالب رضی اللہ عنہ میں

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِیْ كَيْفَ فِیْ النَّأيِ جَعْفَرٌ ... وَعَـمْـرٌو وَأَعْدَاءُ النَّبِيِّ الأَقَارِبُ
فَهَلْ نَالَ أَفْعَالُ النَّجَاشِيِّ جَعْفَراً ... وَأَصْحَابَهُ أَوْعَاقَ ذٰلِكَ شَاغِبُ
تَعَلَّمْ أَبَيْتَ اللَّعْنَ أَنَّكَ مَاجِدٌ ... كَرِيْمٌ فَلاَ يَشْقَى لَدَيْكَ الْمُجَانِبُ
تَعَلَّمْ بِأَنَّ اللّٰهَ زَادَكَ بَسْطَةً ... وَأَفْعَالُ خَيْرٍ كُلُّهَا بِكَ لاَزِبُ
وَأَنَّكَ فَيْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِيْرَةٍ ... يَنَالُ الأَعَادِيْ نَفْعَهَا وَالأَقَارِبُ

کاش میں جان سکوں کہ حبشہ میں (میرے بیٹے) جعفر (اور ان کے دشمن) عمرو کا کیا حال ہے اور کتنے تعجب کی بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت وہ کر رہے ہیں جو ان کے قرابتدار بھی ہیں۔ پتہ نہیں نجاشی نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا وہ بدسرشت عمرو رکاوٹ بن گیا؟ اے نجاشی! خدا کرے تم ہمیشہ برائی سے دور رہو، یاد رکھو کہ تم صاحب مجد و کرامت و جاہ و حشم ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پڑوسی جنہوں نے مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر تمہارے پاس پناہ لی ہے، سختی میں مبتلا ہوں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ پروردگار عالم کے کرم سے تمہیں حکومت و سلطنت کی وجہ سے بہت اختیارات حاصل ہیں۔ لہٰذا تمام نیک کاموں میں تمہیں پابندی سے حصہ لینا چاہیے اور تم تو سخی و فیاض بھی ہو جس سے دوست اور دشمن دونوں ہی فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ اَلْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ ج ۳ ص ۷۶ ؛ أَبَيْتَ اللَّعْنَ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِمُلُوْكِهِمْ عِنْدَ التَّحِيَّةِ؛ فرمانرواسے مخاطب ہوتے عرب أَبَيْتَ اللَّعْنَ سے خیر سگالی کا اظہار کرتے ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت سے متعلق نجاشی کو آگاہ کرتے اور دین اسلام کی دعوت دیتے فرماتے ہیں؛

أَتَعْلَمُ مَلِكَ الْحُبْشِ أَنَّ مُحَمَّداً ... نَبِيٌّ كَمُوْسٰى وَالْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمْ
أَتٰى بِهُدًى مِثْلُ الَّذِيْ أَتَيَا بِهِ ... وَكُلٌّ بِأَمْرِ اللّٰهِ يَهْدِيْ وَيَعْصِمْ
وَأَنَّكُمُوْا تَتْلُوْنَهُ فِيْ كِتَابِكُمْ ... بِصِدْقِ حَدِيْثٍ لاَ بِصِدْقِ التَّرَجُّمْ
فَلاَ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ نِدّاً وَأَسْلِمُوْا ... وَإِنَّ طَرِيْقَ الْحَقِّ لَيْسَ بِمُظْلِمْ

حبشہ کے بادشاہ (نجاشی) کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی تھے اسی طرح محمد ﷺ بھی نبی ہیں۔ جس طرح وہ لوگ ہدایت کا پیغام لائے تھے اسی طرح یہ بھی پیغام ہدایت لائے ہیں۔ (اور ظاہر ہے کہ) تمام انبیا خدا کے حکم سے ہی لوگوں کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور حفاظت بھی اور تم لوگوں نے تو اپنی کتاب (انجیل مقدس) میں ان کے بارے میں سچی باتیں (پیشینگوئیاں) پڑھ ہی لی ہیں۔ کسی کو ہرگز خدا کا شریک قرار نہ دو بلکہ اسلام قبول کرو اور حق کا راستہ تو اتنا روشن ہے کہ اس میں کوئی تاریکی پائی ہی نہیں جاتی۔

مہاجرین حبشہ سے متعلق آپ اس قدر فکر مند تھے کہ بذاتِ خود حبشہ کو رختِ سفر باندھ لیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

تَقُوْلُ اِبْنَتِيْ: اَيْنَ اَيْنَ الرَّحِيْلُ؟   وَمَا الْبَيْنُ مِنِّيْ بِمُسْتَنْكَرِ
فَقُلْتُ: دَعِيْنِيْ، فَاِنِّيْ امْرُؤٌ   اُرِيْدُ النَّجَاشِيَّ فِيْ جَعْفَرِ
لِاُكْوِيَهٗ عِنْدَهٗ كَيَّةً   اُقِيْمُ بِهَا نَخْوَةَ الْاَصْعَرِ
وَاِنِّ اثْنَائِيْ عَنْ هَاشِمٍ   بِمَا اسْطَعْتُ فِي الْغَيْبِ وَالْمَحْضَرِ
وَعَنْ عَائِبِ اللَّاتِ فِيْ قَوْلِهٖ:   وَلَوْلَا رِضَا اللَّاتِ لَمْ تُمْطَرِ
وَاِنِّيْ لَاَشْنَا قُرَيْشًا لَهٗ   وَاِنْ كَانَ كَالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ

میری بیٹی (مجھے آمادۂ سفر دیکھ کر) پوچھتی ہے کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جبکہ سفر میرے لیے انہونی بات نہیں ہے۔ تو میں نے نورِ چشم سے کہا کہ مجھے جانے دو، میں جعفر (کی حمایت و نصرت) کے لیے نجاشی کے پاس جانا چاہتا ہوں تاکہ میں وہاں پہنچ کر عمرو کی مکاریوں کا جواب دے سکوں اور اس کے غرور و نخوت کا سر کچل سکوں (اور اسے بتا دوں کہ) میرا تعلق جناب ہاشم (جیسے باعظمت انسان) سے ہے اور غیب و شہود میں حتی الامکان اس نسبت کا لحاظ رکھتا ہوں اور جو لوگ لات کے حوالہ سے یہ کہتے ہیں کہ اگر لات خوش نہ ہو تو ہمارے ہاں بارش بھی نہیں ہوتی (ان کو بھی یہ بتلا دوں کہ) میں قریش کی اس بات سے نفرت کرتا ہوں، اگرچہ وہ ان کے نزدیک سرخ سونے جیسی قیمتی چیز ہی کیوں نہ ہو۔

مقاطعہ قریش کی دستاویز کو دیمک نے چاٹ لیا اور صرف اللہ رب العزت کا اسم ذات باقی رہ گیا تو محافظ نبوت نے مسرت و اطمینان کے ساتھ ایک طویل نظم میں مہاجرین حبشہ کو یاد کرتے فرمایا:

اَلَا هَلْ اَتٰى بَحْرِيَّنَا صُنْعُ رَبِّنَا   عَلٰى نَأْيِهِمْ، وَاللّٰهُ بِالنَّاسِ اَرْوَدُ
فَيُخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّحِيْفَةَ مُزِّقَتْ   وَاَنْ كُلُّ مَا لَمْ يَرْضَهُ اللّٰهُ مُفْسَدُ

کیا حبشہ کو ہجرت میں سمندری سفر کرنے والوں کو دور دراز سے یہ خبر موصول ہوئی کہ ہمارے پروردگار نے ہم پر کیسا فضل و کرم فرمایا ہے اور خدا تو اپنے بندوں پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔ کوئی ہے جو انہیں یہ خبر دے دے کہ کفارِ قریش نے ہم لوگوں کے مقاطعہ کے لیے جو دستاویز تیار کی تھی وہ ختم ہو گئی اور یہ تو یقینی بات ہے کہ جس چیز میں خدا کی رضا نہ ہو وہ برباد ہو کر رہے گی۔

مکتوبِ نبوی ﷺ، نجاشی کا احترام مراسلہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے قیصر روم ہرقل، شاہِ ایران خسرو شاہِ پرویز اور مقوقس فرعون مصر کو خط لکھے اور دعوت اسلام دی۔ ربیع الاول ۶ھ میں عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم کا مراسلہ لے کر شاہِ حبشہ نجاشی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے: (اردو ترجمہ)

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے نجاشی اصحم بادشاہِ حبش کے نام ہے۔ تمہیں سلامتی ہو۔ میں پہلے اللہ کی ستائش کرتا ہوں جو ملک، قدوس، سلام، مومن اور مہیمن ہے اور میں ظاہر کرتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی مخلوق اور اس کا حکم ہیں۔ جو مریم بتول طیبہ عفیفہ کی جانب بھیجا گیا اور انہیں عیسیٰ کا اس سے حمل ٹھہر گیا۔ خدا نے عیسیٰ کو روح اور نفخ سے اس طرح پیدا کیا جیسا کہ آدم کو اپنے ہاتھ اور نفخ سے پیدا کیا تھا۔ اب میری دعوت یہ ہے کہ تم خدا پر جو اکیلا اور لاشریک ہے ایمان لے آؤ اور ہمیشہ اسی کی فرمانبرداری میں رہا کرو اور میرا اتباع کرو اور میری تعلیم کا سچے دل سے اقرار کرو کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں قبل ازیں تمہاری طرف اپنے تایازاد جعفر کو اہل اسلام میں سے چند افراد کے ساتھ بھیج چکا ہوں۔ تم انہیں با آرام ٹھہرانا اور تکبر چھوڑ

دو کیونکہ میں تمہیں اور تمہارے دربار کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ دیکھو! میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا اور تمہیں بخوبی سمجھا دیا۔ اب مناسب ہے کہ میری نصیحت مان لو۔ سلام اس پر جو سیدھی راہ چلتا ہے۔

سیدنا جعفر ؓ، فخر دو عالم ﷺ کے وفد کے ساتھ قصر شاہی پہنچے اور شاہِ حبشہ کو تسلیمات پیش کیں جس کے بعد انہوں نے انتہائی احترام سے مراسلہ پیغمبر ﷺ وصول کیا۔ نجاشی ؓ نے نامہ مبارک پڑھا اور تخت چھوڑ کر نیچے آئے اور زمین پر بیٹھ گئے۔

آپ ؓ نے احترام رسالت کا بے مثال مظاہرہ فرماتے ہوئے نامہ مبارک چوم کر آنکھوں سے لگایا اور دربانوں سے اسے ہاتھی دانت کے بنے ایک قیمتی صندوق میں محفوظ رکھنے کا حکم دیتے فرمایا:

"لَنْ تَزَالُ حَبُشَةَ بِخَيْرٍ مَاكَانَ هٰذَا الْكِتَابُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ ؛ حبشہ کی عظمت اور افتخار تب تک قائم رہے گا جب تک یہاں کے لوگ اس نامۂ رسالت کو احترام سے محفوظ رکھیں گے۔ محمد وہی رسول ہیں جن کی ستائش میں نے انجیل میں پڑھی ہے اور عیسیٰ بن مریم نے جن کی بشارت انجیل میں دی ہے۔ خدا کی قسم! مملکت کا انتظام دامنگیر نہ ہوتا تو میں چل کر اس رسول برحق کی جوتیاں اٹھاتا اور آفتابہ میں پانی لے کر وضو کراتا۔"

نجاشی اصحم ؓ حکم رسالت بجالاتے مسلمان ہوگئے اور بارگہ نبوی میں جواب ارسال کیا: (اُردو ترجمہ)

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

محمد رسول اللہ کی خدمت میں نجاشی الاصحم بن ابجر کی طرف سے۔ اے اللہ کے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں، اسی خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ حضور کا فرمان میرے پاس پہنچا۔ عیسیٰ کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے، بخدائے زمین و آسمان اس سے ذرہ برابر بھی بڑھ کر نہیں، ان کی حیثیت اتنی ہی ہے جتنی آپ نے تحریر فرمائی ہے۔ ہم نے آپ کی تعلیم سیکھ لی ہے اور

آپ کے تایازاد بھائی اور ان کے ساتھی میرے پاس آرام سے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، سچے ہیں اور راستبازوں کی سچائی ظاہر کرنے والے ہیں۔ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے تایازاد کے دستِ مبارک پر حضور کی بیعت اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا اقرار کرلیا ہے اور میں حضور کی خدمت میں اپنے فرزند ارحا کو روانہ کرتا ہوں۔ میں تو اپنے ہی نفس کا مالک ہوں اگر حضور کا منشا یہ ہوگا کہ میں حاضر خدمت ہو جاؤں تو ضرور حاضر ہو جاؤں گا کیونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ حضور جو فرماتے ہیں وہی حق ہے۔ اے خدا کے رسول ﷺ! آپ پر سلام۔

اکابرین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا اور ان کے فکر و فلسفہ کا احیا زندہ قوموں کا شیوہ ہے۔ افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی کاوش لائق تحسین ہے جس میں آپ نے تاریخ عالم کے اس عظیم قائد Victor Magnus کو سپاس پیش کیا ہے جو آپ کے سینے میں موجزن دین کی تڑپ اور عشق نبوی کا آئینہ ہے۔ قبل ازیں مقاماتِ مقدسہ کی حاضری اور اماکن متبرکہ سے عوام کو متعارف کروانا آپ کے علمی و روحانی آثار میں نمایاں ہے جسے بین الاقوامی سطح پر عوام و خواص نے سراہا ہے۔

اہل اللہ کے مقامات اور رسول اللہ ﷺ کے متوسلین و وابستگان سے گہری عقیدت آپ کے معمولاتِ زندگانی کا سرنامہ ہے جسے آپ عوام سے متعارف کرواتے رہے ہیں۔ عرب و عجم میں جلوہ نما انسانیت کے محسنوں سے پاس وفا جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی شخصیت کا اہم پہلو ہے جس میں نورِ قرآن اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی ؓ سے وابستگی جَلاءُ الْعُيُوْن وضِياءُ الْاَفْهَام ہے۔

ڈاکٹر سید علی عباس شاہ

دبئی، الامارات العربیة المتحدہ

کتاب
شاہِ حبشہ
حضرت
أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

پر

منثور و منظوم
تاثرات
و قطعاتِ تاریخ

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور، پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 10-01-2017

اسلامی تاریخ کا ایک عظیم انسان
شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ

سیاحِ عصر یا سفیرِ روحانیت محترم المقام افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ کا اوڑھنا بچھونا قلم کی آبیاری ہے۔ نئے نئے ناموں پر نہایت عمدہ اور بامقصد مفید ترین کتابیں تصنیف کرتے آرہے ہیں جن کی تفصیل موصوف سے وابستہ حضرات خوب جانتے ہیں۔

زیبِ نظر کتابِ مستطاب ایک ایسی نامور شخصیت کے احوال پر مشتمل ہے جس نے دینِ اسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس شان سے خدمت سر انجام دی کہ وہ امر ہو گے۔

تاریخ کے اس عظیم الشان انسان کے مقدر اور خوش بختی کے کیا کہنے! ان کے وصال پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آئیں اور شاہِ حبشہ کی نماز جنازہ ادا کریں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، خیال رہے کہ یہ نماز غائبانہ نہیں تھی بلکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرحوم کا جسدِ اطہر موجود تھا۔

اس مقام پر ایک بات میرے ایمان و ایقان کی تقویت کا باعث بن رہی ہے۔ جسے درج کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور وہ یہ کہ شاہِ حبشہ ہی واحد مثالی ہستی

ہیں کہ جنہیں بعد از وصال صحابیت کا شرف نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا فرما کر عطا فرمادیا۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ جس خوش نصیب نے ایمان کی نگاہ سے ایک لمحہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا وہ صحابی ہے تو جس کو حضور پُر نور ﷺ نے نہ صرف دیکھا بلکہ نماز جنازہ بھی ادا فرمائی وہ کیوں کر نہ صحابی رسول ﷺ ہوگا۔

افتخار اُحمد قادری کے بعد دیگرے اہم ترین تصانیف قوم وملت کو پیش کر رہے ہیں اس شرف وسعادت پر میں انہیں ھدیہ تبریک وتحسین پیش کرتا ہوں۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کو اسی عشق ومحبت سے خدمتِ لوح وقلم میں صحت وتندرستی کے ساتھ مصروف رکھے تاکہ اہل علم وقلم آپ کی تصانیف منیفہ سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہیں۔

آمین بجاۃ سیدالاولین والاخرین ﷺ

محمد منشا تابش قصوری، مرید کے

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور

11 ربیع الثانی 1438

10 جنوری 2017

الزاویۃ القادریہ

ملک محبوب الرسول قادری

چیئرمین۔ انٹرنیشنل غوثیہ فورم۔ جوہرآباد۔ پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 10-01-2017

اُن کی باتوں میں اور کتابوں میں گلوں کی خوشبو

مجھے جب بھی حضرت افتخار احمد حافظ قادری کا خیال آتا ہے تو مجھے اُن کے جواں جذبوں، حسین تصورات، بڑے اہم اور نفیس علمی کارہائے نمایاں، عدیم النظیر اور محیر العقول سفرناموں اور اس سب کچھ کے مرکزی تصور "نسبت ومحبتِ رسول ﷺ" کے سبب میر درد کا شعر یاد آجاتا ہے انہوں نے فرمایا۔

بسا ہے کون تیرے دل میں گل بدن، اے درد
کہ بو گلاب کی آتی ہے تیرے سینے میں

وہ ایک ہی لگن میں مگن ہیں۔ حُبِ رسول ﷺ ان کا اسلحہ ہے۔ وہ صلحاو اولیاء کے طریق کو فطرت کا تقاضا قرار دیتے ہیں۔ اور اس منہج میں طریق قادریت کو سبھی پر فوقیت، سب سے اُحسن وآسان اور معرفت ورحمت خداوندی کے حصول کا قریب ترین راستہ قرار دیتے ہیں۔ مشرق ومغرب تک دنیا بھر میں آسودۂ خاک مقبولانِ بارگاہ کی حاضری اور سلامی ان کا معمولِ حیات ہے یہی وجہ ہے کہ مقابر انبیاء و اولیاء کی حاضری کے تعلق سے بظاہر سیاحت ان کی شخصیت کا حوالہ اعظم بن کر رہ گیا ہے اور اسی حوالہ سے ہمارے عہد میں وہ اپنی نظیر آپ ہیں اور باعث افتخار ہیں۔

افتخار احمد حافظ قادری کی سیاحت بھی صحافت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ اور وہ بھی منفرد اور جامع شعبہ۔۔۔ وہ عالمی سیاح ہیں اور منفرد صحافی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اب نئی کتاب جو منظر پر لائی جارہی ہے اس کا موضوع شاہ حبشہ حضرت اصحم

بن ابجر نجاشی رضی اللہ عنہ متعین کیا گیا ہے۔ یہ منفرد شان کا حامل موضوع ہے۔ ایمان افروز داستان ہے اس منفرد کائناتی داستان کے تذکار صدیوں سے لکھے، پڑھے اور سنے جا رہے ہیں، تو اب مکرمی حافظ قادری صاحب کا محبت سے لبریز اور حقائق و دلائل کے میزان پر رقم فرمودہ صحیفہ بھی دیکھئے۔

دنیا کے نقشہ پر مشرقی افریقہ میں ایک وسیع و عریض ملک ایتھوپیا ہے۔ زمانہ قدیم میں یہی حبشہ تھا۔ اور اسی حبشہ کا انفرادی اعزاز یہ ہے کہ اس دھرتی سے حضرت اصحم بن ابجر نجاشی رضی اللہ عنہ، سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ جیسے نابغہ روزگار نے جنم لیا۔ یہ سرزمین محبوب ربّ العالمین سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ سرزمین ہے۔ حبشہ کا تصور آج بھی اپنے ہمراہ حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو لاتا ہے۔ اس سرزمین کے باسیوں کو نصرت اسلام کا اعزاز و توفیق نصیب ہوئی۔

قدرت و فطرت کے تقاضے کیا ہیں اس کی حکمتیں اللہ رب العالمین ہی جانتا ہے مشیت و تقدیر کا غلبہ ہی سنت الٰہیہ ہے۔ شاہِ حبشہ کے تذکار، تاریخ، ہجرت حبشہ کے علاوہ حبشہ، شاہِ حبشہ اور اہل حبش کے متعلق زبانِ حق ترجمان سے نکلے مبارک الفاظ کائنات کی سب سے بڑی حقیقت اور ان خوش بختوں کے لئے عظیم ترین شہادت ہیں کہ اس مبارک زبان کے الفاظ مقدس ہیں کہ

وہ زبان جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دل چاہتا ہے وہ قدسی الفاظ بار بار دہرائے جائیں۔ کہ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ کبھی اس خطے کو، کبھی اس خطے کو باسیوں کو، کبھی اس خطے کے عادل حکمران کو، کبھی اس عادل حکمران شاہِ حبشہ اصحم بن ابجر نجاشی کی رحلت کی خبر، اس کے لئے دعائیہ نشست کا اہتمام اور منفرد شان کے ساتھ نماز جنازہ کا خود اہتمام کیا۔

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر پذیرائی۔۔ سبحان اللہ۔۔ لجپال نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا اس قدر التفات کرم، شان رحمت کا نزول و ظہور ہے۔۔۔ سعادت و شقاوت ہمیشہ سے ساتھ ساتھ ہیں۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کرنے والے سعادت مندوں پر انعامات اور آپ کے نامہ مبارک کی قدر نہ کرنے والے بدبختوں پر جاگتی آنکھوں جو عذاب اترے۔ جریدۂ عالم اس کا عینی شاہد ہے۔

حبشہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت، دربار نجاشی میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا خطاب اور انٹرویو، بادشاہ سے تبادلہ خیال، مدینہ منورہ کی یادوں کا شیئر کرنا، جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات، اپنے دور غلامی کے تذکار۔۔ اللہ اکبر۔

اس سب کچھ پر ان روابط کے اثرات بھی نمایاں تھے جو اہل حبشہ اور اہل مکہ کے مابین تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اعلیٰ جناب سیدنا حضرت ہاشم کے سفارشی خطوط پر مکہ کے تاجروں کو قیصر روم تک رسائی ملی اور ان کی مملکت میں کاروبار کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔

ویسے یہ موضوع بہت دلچسپ ہے اس عنوان پر پڑھنے کے شائقین خصوصاً طلباء کے لئے سیرت کی تقریباً تمام کتب، بالخصوص سیرت ابن هشام اُردو میں ضیاء النبی، البدایه و النهایه، ابن سعد، روح المعانی، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، شرح نهج البلاغه، جمهرة انساب العرب، کلیاتِ اقبال (فارسی) میں ہجرت حبشہ کے حوالے سے تذکار ہیں۔

مکرمی افتخار احمد حافظ قادری کی کتاب "شاہِ حبشہ حضرت أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ" اہل علم و قلم کو دعوت دے رہی یہ کہ تشنہ موضوعات کی تلاش اور عوام و خواص کے لئے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ حقائق پر مبنی علمی مواد از سر نو مرتب کیا جائے اور اسے سماج میں عام کیا جائے تو اس کے قدر دان اور اس سے استفادہ کرنے والے آج بھی موجود ہیں۔ قادری صاحب موضوع کا انتخاب وقت کی نبض پر ہاتھ رکھ کر کرتے ہیں اور پھر موضوع کو نبھانا بھی انہیں خوب آتا ہے۔ ان کی نئی کتاب کو خوش

آمدید کہتے ہوئے میں انہیں ھدیہ تبریک، خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور آخر میں شاہِ حبشہ کا وہ مکتوب پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہ جوابی مکتوب ہے جو اس وقت بارگاہ نبوی ﷺ میں لکھا گیا جب حضور اقدس علیہ السلام والصلوٰۃ نے اپنا نامہ مبارک شاہِ نجاشی کو ارسال فرمایا تھا۔ اس کے ایک ایک لفظ میں روشنیاں، عقیدت، ایثار، محبت اور قبول حق کے جلوے نظر آتے ہیں۔ یہ اس نامہ مبارک کا جواب ہے جو قبول اسلام سے قبل عمرو بن امیہ ضمری کے ذریعے شاہِ حبشہ کو بھیجا گیا تھا۔ عمر بن امیہ ضمری بعد میں مسلمان ہوئے یہ قبول اسلام سے قبل بھی رسول اللہ ﷺ کے معتمد دوست اور شاہِ حبشہ کے بھی ذاتی خاص دوست تھے۔ اس نامہ مبارک کا اُردو ترجمہ ڈاکٹر حمید اللہ نے کیا ہے اس مکتوب کو بار بار پڑھا جانا چاہیے۔ ملاحظہ ہو۔

بخدمت محمد رسول اللہ ﷺ

از طرف نجاشی اصحم بن ابجر

تجھ پر اے اللہ کی نبی ﷺ سلام

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں! اس اللہ کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کا خط مجھے ملا، جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ذکر تھا زمین اور آسمان کے مالک کی قسم، کہ آپ کے بیان کردہ حقیقت سے بڑھ کر حضرت عیسٰی علیہ السلام رتی بھر بھی زیادہ نہیں ہیں اور وہ ویسے ہی تھے جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ ہم نے آپکے فرستادوں سے تعارف حاصل کیا اور آپ کے چچا زاد بھائی اور اُن کے ساتھیوں کی مہمان داری کی۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ ﷺ، اللہ کے سچے اور تصدیق یاب رسول ہیں۔ میں نے آپ کے چچازاد بھائی کی بیعت کی اور اس کی دست مبارک پر خدا رب العالمین کے سامنے سر اطاعت خم کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے

اریحا بن اصحم بن ابجر کو بھیجا ہے۔ کیونکہ میں اپنی ذات کے سوا کسی کا مالک نہیں۔

اگر آپ چاہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آ جاؤں تو آ جاؤں گا کیونکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ جو آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔

السلام علیک یا رسول اللہ

حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ عالی جناب میں پیش کیے گئے مکتوب کو بار بار پڑھیں اور یہ اُردو ترجمہ بھی اس شخص کے قلم سے ہے جو تمام مسالک و مکاتیب فکر کے نزدیک مسلمہ، دیانت دار اور حق گو قلمکار تسلیم کیے جاتے ہیں اور ڈاکٹر حمید اللہ پر کسی ایک مسلک کی چھاپ نہیں۔

میری دُعا ہے کہ رب العالمین ہمارے دینی بھائی گرامی قدر افتخار احمد حافظ قادری شاذلی کے علم و قلم، عمل، رزق، اولاد، احباب میں مزید برکتیں اور نکھار پیدا کرے۔ وہ فیض رسان شخصیت ہیں ان کے اس وصف میں مزید وسعت بخشے اور شاہِ حبشہ حضرت اصحم بن ابجر نجاشی کے ذکر خیر کی برکت سے قریہ عشق رسول ﷺ، وطن عزیز پاکستان کے باسیوں کو بھی فیض یاب فرمائے۔ اس کتاب کے ناشرین، تقسیم کار اور قارئین بھی اس کے فاضل مصنف اور زر کثیر خرچ کر کے شائع کرنے والے خوش بختوں کے ساتھ سعادتیں اور برکات پائیں۔ آمین

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o (آل عمران 8) آمین

حافظ صاحب آپ کا شکریہ کہ آپ کی دعوت پر اس موضوع کو ایک مرتبہ پھر پڑھنے کا موقع ملا۔

11 ربیع الثانی 1438ھ — ملک محبوب الرسول قادری
10 جنوری 2017ء — چیف ایڈیٹر
برموقع یوم جشن غوثیہ — سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد
بڑی گیارھویں شریف — ایڈیٹر ماہنامہ "سوئے حجاز" لاہور

محمد جی اے حق چشتی

(ر) ریسرچ سکالر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
خطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

حوالہ نمبر ______ تاریخ 11-01-2017

حضرت نجاشی ؓ کا جنازہ!!!

برادر محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی علمی خدمات میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت نجاشی شاہِ حبشہ ؓ پر کتاب نہایت عمدہ کوشش ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اسلامی تاریخ میں حضرت نجاشی شاہِ حبشہ ؓ کا بلند مرتبہ ہے۔ سیدِ کُل ختمِ رُسل سیدنا حبیب خدا محمد مصطفےٰ ﷺ نے آپ کا جنازہ پڑھایا وہ تو ہزاروں میل دور تھے مگر اللہ تعالیٰ علام الغیوب نے اپنے حبیب ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا کہ نجاشی کی وفات ہوگئی ہے یہ غائبانہ نماز جنازہ نہ تھی کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نجاشی کا جنازہ دیکھ رہا تھا جب نماز جنازہ پڑھا رہا تھا۔

حضرت نجاشی ؓ نے تصدیق کی تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ عالم عیسائیت کیلئے یہی واضح مثال ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں تو پھر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع لازم ہے۔

محمد جی اے حق چشتی

الزاویة العثمانیة للصلوات والتسلیمات

شہراقبال، سیالکوٹ

حوالہ نمبر ______ تاریخ 11-01-2017

"این کارِ از تو آید و مردان چنین کنند"

تصنیف "شاہِ حبشہ اصحمة النجاشی ؓ" مع نادر رنگین تصاویر ایک عاشق رسول ﷺ، مقدس و برگزیدہ ہستی کا تذکرہ ہے انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ پہلے بادشاہ ہیں جنہوں نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کی تقریر اور رسول کریم ﷺ کا پیغام سننے کے بعد آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا۔

حضرت نجاشی نے اپنے خطوط و سفیرانِ نبوی کی وساطت سے اور مہاجرین کے واسطے سے اپنے اسلام لانے کا اظہار کیا، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نجاشی نے امور مملکت وحکمرانی وبعض وجوہات کی بناء پر بارگاہ نبوت میں عدم حاضری کی معذرت کی تھی اور ساتھ ہی اپنے جذبہ عشق رسول ﷺ کا اظہار بہ این طور فرمایا کہ اگر آپ ﷺ کا حکم ہو تو مال و دولت بادشاہت وحکمرانی سب کچھ چھوڑ کر حاضر خدمت ہو جاؤں تا کہ آپ ﷺ کی زیارت سے قلب ونگاہ کو منور کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی کے اظہار ایمان قبول اسلام تصدیق رسالت کفالتِ پناہ گزین ومحافظتِ مہاجرین ودیگر خدمات کو سراہتے ہوئے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ آنے کا اذن نہیں دیا بلکہ وہیں رہنے پر ترجیح دی کیونکہ حضرت نجاشی ؓ کی حکومت اسلام کے وسیع تر مفادات کی ضامن تھی۔ حضرت نجاشی ؓ نے اپنی وصیت میں بھی اپنے ایمان لانے کا اعلان وقبولِ اسلام کا اقرار کیا تھا اور اسے اپنے سینہ صدق پر چسپاں کرلیا تھا۔ انہی اسباب اور شواہد کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے ان کی وفات

کی خبر سن کر ان کی نمازِ جنازہ صحابہ کرام کے ساتھ پڑھی تھی۔

کتاب ہذا کے مصنف قبلہ افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حُبِ نجاشی کا ایک اچھوتا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو ہنوز کم از کم میری نظر سے نہیں گزرا "این کارِ از تو آید و مردان چنین کنند" کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مؤلف نے نہایت عرق ریزی سے کتبِ تاریخ و احادیث کا مطالعہ کیا ہے اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ میرے ممدوح کی تمام کتب جہاں تحقیق کا عمدہ شاہکار ہیں وہیں آپ کی عشقِ نوردی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں جو قلم کے ذریعے اسرار و رموز کے گزرے واقعات کو وفورِ عشق سے صفحۂ قرطاس پر بکھیر کر اپنے دلکش و فنکارانہ انداز میں اپنے آقا کریم ﷺ کی اُمت کے ذوق شوق کی نذر گزارتے ہیں جس کی عطر بیزیاں اہلِ محبت کے مشامِ جاں کو معطر رکھتی ہے مجھے یقین ہے کہ اس کتاب مبارک کے مطالعہ سے قارئین کو بہت سی اہم معلومات فراہم ہوں گی جو پہلے ان کے علم میں نہیں تھیں۔

خاکسار صمیم قلب سے دعا گو ہے کہ باری تعالیٰ اللہ جل شانہ قبلہ افتخار احمد حافظ قادری صاحب مدظلہ کی اس کتاب سمیت تمام خدمات اسلامی کو قبول فرمائے اور آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے فیوضات و برکات سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل رہے آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

مجذوب محبوبِ سُبحانی
سلطان عثمانی ہارونی القادری السدروی
از شہرِ اقبال، سیالکوٹ

''ذکرِ نجاشی زبدۂ کونین''

1438ھ

افتخارِ قادری اہل ذکا دانش مآب
ہے ہر اک تالیف اِن کی بہترین و لاجواب

کب سے ہے اُن کے قلم کا فیض جاری دہر میں
ہو رہے ہیں جس سے خاص و عام یکساں بہرہ یاب

شاہِ نجاشی پہ ہے اُن کی نئی تحقیق یہ
لائق صد آفریں ہے اِن کا حُسنِ انتخاب

حبشہ کے فرماں رواء وہ محسن اسلام و دین
اُن کو بخشا تھا خدا نے خسروانہ رُعب و داب

لائے وہ ایمان سن کر خوبیاں اسلام کی
کس قدر تھا اوج پر اُن کے مقدر کا شہاب

خود پڑھایا آپ ﷺ نے اُن کا جنازہ غائبی
دونوں عالم میں رہے وہ کامران و کامیاب

ذکر سے اُن کے ملے گی دین و ایماں کو جلا
اُن کی یادوں کا رہے گا پر مہک دائم گلاب

مرحبا خدمت میں اُن کی یہ عقیدت کا خراج
مستحق ہے داد کا اور باعث اجر و ثواب

مجھ کو تھی فیضؔ الامین سالِ رسا کی جستجو
اک صدا آئی ''رفیع المرتبت روشن کتاب''

2017ء

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی، مونیاں شریف، ضلع گجرات

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کا شمار اُن تاریخ ساز ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے سامنے ماہ و سال ادب سے سر جھکاتے ہیں، جن کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے الفاظ جگمگاتے ہیں اور یہ لوگ اپنا عہد خود تخلیق کرتے ہیں۔
حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ''مثنوی معنوی'' ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب کا عکس نظر آتا ہے۔

شاہ حبشہ حضرت أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

''سخن مزین شاہِ حبشہ''

1438ھ

''قیل وقال اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ''	''کلامِ طُہور جناب افتخار احمد قادری''
2017ء	2017ء

تمہاری عظمت پہ جاؤں قرباں اے شاہ حبشہ اے شاہِ حبشہ
عظیم ہے حق پہ تیرا احساں ، اے شاہِ حبشہ ، اے شاہِ حبشہ

تری فضیلت کا ہے مؤید ، ترا رویہ مہاجریں سے
تو نیک خو، خوبرو ہے سلطاں ، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تو حق پرستی کا استعارہ ، تو دینِ حق کو بڑا ہی پیارا
حضور ﷺ تجھ پہ بجا تھے نازاں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

رہے گی تاریخ میں نمایاں ، وہ تیری بے مثل میزبانی
کیا ہے تو نے وہ کام تاباں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

سکون بخشا تھا تو نے قلبِ شفیع ﷺ روز جزا کو بے حد
نبی اکرم ﷺ تھے تجھ پہ شاداں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تمام شاہوں میں سب سے پہلے ، قبول اسلام تیرا ثابت
تو بے بدل فخر دین و ایماں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تری ہی حد تک ہوا تھا جائز ، فقط جنازۂ غائبانہ
ملا ہے تجھ کو شرف بے پایاں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

ترے ہی کردار کی جلا سے ملی توانائی دینِ حق کو
سلامی دیویں تجھے مسلماں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

بجائے ہے ''ذکرِ حق حافظ'' اس ارمغاں کا سن طباعت
2017ء
کہے ہے مہجور، اک ثناخواں ، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

ازاثرِ خامہ
سید عارف محمود مہجور رضوی
گجرات

رہے گا نام اُس کا تا ابد رخشندہ تابندہ
ابد تک اُس رضی اللہ عنہ کو مولا خود بھی چاہے گا

لکھی ہے افتخار احمد ، قادری نے یہ عقیدت سے
اِسے جو بھی پڑھے گا وہ بھی اس کو دل سے چاہے گا

جو سچ پوچھو یہ اِک ایسی حقیقت ہے
پڑھے گا جو بھی اس کو دل سے وہ بھی اس کو سراہے گا

سرورؔ انبالوی اس کو زمانہ یاد رکھے گا
سرِ میدانِ محشر بھی یہ اس کی داد پائے گا

سرور انبالوی، بانی و صدر، بزمِ گلزارِ ادب، راولپنڈی کینٹ

سفر نامہ زیاراتِ ازبکستان بھی عجب شے ہے
پڑے گا جو بھی اس کو وہ اسے دل سے سراہے گا

کتاب ہذا کی تیاری کی سلسلہ میں مقالات، جرائد و مجلات، مختلف عربی انگلش ویب سائٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا گیا۔

	نام کتاب	نام مصنف
❁	الطبقات الکبری	ابن سعد
❁	الأستیعاب فی معرفة الأصحاب	عبدالبر القرطبی
❁	السیرة النبویه	ابن هشام
❁	دلائل النبوة	ابی نعیم الاصبهانی
❁	الروض الانف	الامام السهیلی
❁	الکامل فی التاریخ	ابن الاثیر الجزری
❁	سیر اعلام النبلاء	الامام الذهبی
❁	البدایه والنهایه	ابن کثیر
❁	الأصابة فی تمیز الصحابه	ابن حجر العسقلانی
❁	تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش	ابن جوزی
❁	لسان العرب	العلامه ابن منظور
❁	شاہِ حبشہ خدمت نبوی ﷺ میں	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
❁	سیرت رسول پاک ﷺ	ابن اسحاق
❁	سیرت سیدُ الانبیاء	ابن جوزی
❁	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ

فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت
1-	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	1999
2-	سفرنامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	2000
3-	زیارتِ حبیب ﷺ	2000
4-	ارشاداتِ مرشد	2001
5-	خزانۂ دُرود و سلام	2001
6-	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	2001
7-	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	2001
8-	قصائدِ غوثیہ	2002
9-	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	2002
10-	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	2002
11-	بارگاہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	2002
12-	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ	2002
13-	مقاماتِ مبارکہ آل واصحاب رسول ﷺ	2002
14-	زیارات شام (تصویری البم)	2003
15-	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	2003
16-	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	2003
17-	فضیلتِ اہل بیت نبوی ﷺ	2005

-18	زیاراتِ مصر (تحریر وتصاویر)	2006
-19	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر وتصاویر)	2006
-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر وتصاویر)	2008
-21	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	2008
-22	زیاراتِ ترکی (تحریر وتصاویر)	2008
-23	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریر وتصاویر)	2009
-24	گلدستہ دُرود وسلام	2009
-25	تکمیل الحسنات	2010
-26	انوار الحق	2010
-27	خزینۂ دُرود وسلام	2010
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	2010
-29	التفکر والاعتبار	2010
-30	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	2010
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	2011
-32	زیاراتِ ایران (تحریر وتصاویر)	2012
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر وتصاویر)	2013
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس علیہ السلام	2013
-35	ہدیۂ دُرود وسلام	2013
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق واُردن (تحریر وتصاویر)	2013
-37	دُرود وسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا	2013

-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	2014
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	2014
-40	الصلوات الالفية / صلوات النبوية	2015
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-42	عظائم الصلوٰات والتسليمات	2016
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	2016
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما	2016
-45	الصلوات الالفية بأسماء خير البرية	2017
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	2017
-47	کتاب ہذا (شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ)	2017

الحمدللہ! مذکورہ بالا جملہ کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کے بعد شائقینِ زیارت مقدسہ کے ہاتھوں میں پہنچی اور اختتام پذیر ہوئیں۔ فی الوقت کتاب ہذا اور سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان کے حصول کے لیے رابطہ کیا جاسکتا ہے (0344-5009536)
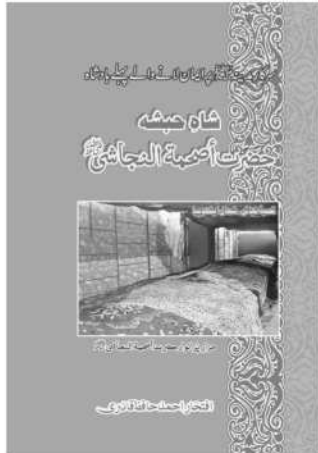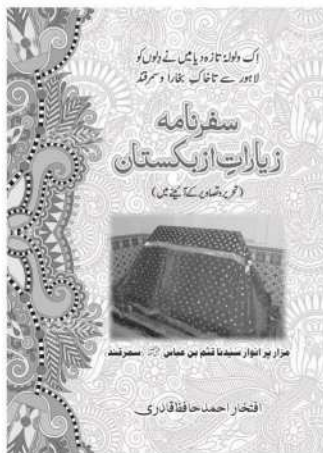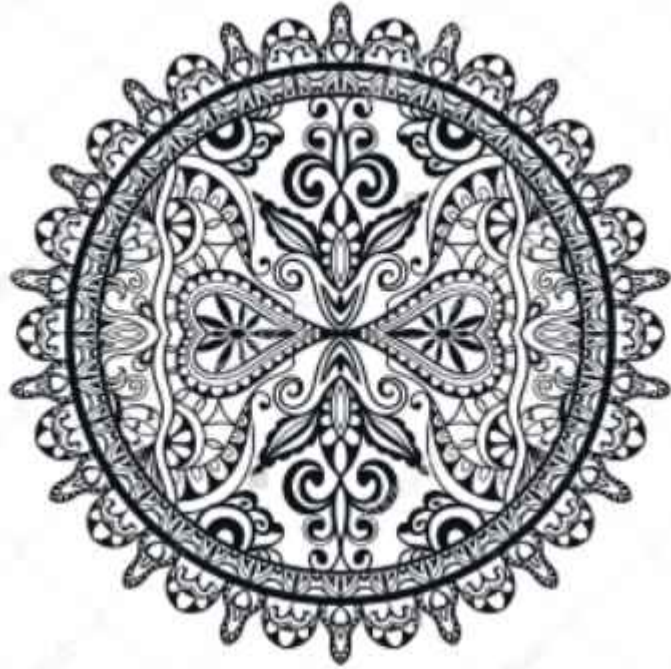
اَلْکِتَابُ خَیْرُ جَلِیْس

کتاب، ایک بہترین ساتھی

کتاب چار حروف (ک ت ا ب) کا کلمہ جو اپنے اندر علم وادب کا بیش بہا خزانہ رکھتا ہے اور لکھے ہوئے حروف والفاظ کے مجموعے کا نام ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفوں کو بھی ''کتاب'' کہا گیا ہے۔ پہلے کتابیں ہاتھ سے تحریر ہوا کرتی تھیں جب کہ مطبوعہ کتابوں کا آغاز پندرھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا۔ قرآن مجید کو بھی ''الکتاب'' کہا گیا ہے۔

کتاب زندگی کی بہترین دوست ہے اور مفید و دلچسپ کتابیں تنہائی کا بہترین ہم نشین ہوتی ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''دل کو زندہ رکھنے کیلئے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اچھی کتابیں بہترین دوست، رہنما اور عمدہ رفیقِ سفر ہوتی ہیں۔''

فاتح بیت المقدس حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کتابیں میری دوست ہیں اور کتب خانے کے ایک گوشے میں مجھے سکون میسر آتا ہے۔

فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ اپنے زمانے کے علماء وفضلاء کی کتابوں اور رسالوں پر اُن کی گہری نظر ہوتی تھی۔ سلطان کے پاس اپنا ایک ذاتی کتب خانہ تھا جس میں ہزاروں نایاب اور قیمتی کتابیں موجود تھیں۔

کتاب مطالعہ غم اور اُداسی کا بہترین علاج ہے۔ آپ کو جب بھی موقع ملے تو کتب کے مطالعہ سے مستفیض ہوں، پھر آپ تسلیم کریں گے کہ کتاب بہترین ہم نشین، مونس و غم خوار، وفا شعار و وفادار اور بہترین یارِ غار بلکہ جاں نثار ہے۔

No.F.5-6/2013-DBNB

GOVERNMENT OF PAKISTAN

NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION

NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر وتصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران وافغانستان (تحریر وتصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ دُرود وسلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر وتصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء واولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکارغوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل واصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریر وتصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر وتصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیاراتِ ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود و سلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیاراتِ ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیاراتِ ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا ابرلاس ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلو پیڈیا (جلد اول و جلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	47-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	48-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم	49-
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	50-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	51-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفیة الصلوات علی فخر الموجودات	52-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	53-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	54-
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	55-
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	56-

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books & Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہِ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرِفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری

سلام بحضور شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ

مرحبا مرحبا، شاہِ حبشہ سلام

خادمِ مصطفیٰ ﷺ ، شاہِ حبشہ سلام
حق نوا حق ادا ، شاہِ حبشہ سلام

ارض حبشہ میں اصحابِ سرکار ﷺ کا
میزباں تو بنا ، شاہِ حبشہ سلام

دستِ جعفر رضی اللہ عنہ پہ کلمہ طیبہ پڑھا
مرحبا مرحبا ، شاہِ حبشہ سلام

خود محمد ﷺ نے جس کو برادر کہا
دین حق کی ضیا ، شاہِ حبشہ سلام

غائبانہ جنازہ شہ دین ﷺ نے
خود پڑھایا تیرا ، شاہِ حبشہ سلام

لکھ اَدب سے بلالِ سخن آشنا
مژدہٗ جانفزا ، شاہِ حبشہ سلام

بلال رشید